عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۲۴ ذوالقعدہ تا ۲ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۴۰

ایک عاشق رسول کو سزائے موت

حج کا طریقہ

مسائل واحکام

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

جائیداد پر کس کا قبضہ؟

چوہدری احمد دین‘ آزاد کشمیر

س:...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے نانا جن کی آٹھ بیٹیاں تھی اور جن میں سے ایک میری والدہ ہیں‘ میری والدہ کا کوئی بھائی نہیں ہے‘ میرے نانا کے تین بھائی تھے‘ جن سے ایک بھائی کی اولاد سے میرے والد صاحب ہیں اور ایک بھائی ان کا موجود ہے‘ میرے نانا نے میرے والد یعنی اپنے بھتیجے کو ساتھ رکھا تھا‘ اور زمین بھی ان کو دی تھی‘ لیکن وہ ان کے نام نہ کروا سکے اور وفات پا گئے‘ ان کی موجودہ بھائی کے ساتھ نہ بن سکی‘ اسی لئے بیماری کی حالت میں ان کی دیکھ بھال، ان کا کفن دفن میرے والد نے کیا‘ ان کی یہ وصیت تھی کہ میری جو زمین ہے وہ میرے بھتیجے کو دی جائے‘ بھائی کو وہ خود اس کا کچھ حصہ دے کر گئے تھے‘ یہ بات چار گواہوں کے سامنے زبانی کی گئی تھی‘ کیونکہ میرے والد شریف آدمی ہیں۔ ان کا چچا یعنی میرے نانا کا بھائی وہ کافی چالاک آدمی ہے‘ میرے نانا کی ایک بہن بھی تھی‘ جن کی تین بیٹیاں ان کی موجودگی میں وفات پا چکی تھیں اور پانچ زندہ ہیں‘ جو نانا کا بھائی ہے‘ اس نے ساری زمین کے دو حصے اپنے نام کروا لئے اور پٹواری سے نانا کا نام کاغذوں سے خارج کروا دیا کہ یہ لاوارث تھے‘ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی ان کی جگہ دور کے رشتے دار کا نام کاغذوں میں لکھوا دیا کہ ہم بھائی ہیں‘ جبکہ وہ دور کے رشتے دار ہیں‘ میرے والد بہت سیدھے تھے اب پٹواری کا کہنا ہے کہ اب ان کی کوئی ویلیو نہیں ہے‘ اسلام کی اور قانون کے طریقے سے آپ بتائیں کہ یہ جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی؟ جبکہ ان کی پانچ بیٹیاں ہیں‘ باقی چار بیٹیاں جو ہیں وہ اپنا حصہ میری والدہ کو دینا چاہتی ہیں تاکہ ہم لوگ اس کیس سے بچ جائیں؟ نیز نانا کی جو بہن تھی‘ میرے والد کے چچا نے اس سے زمین اپنے نام کروائی کیا وہ اس اکیلے کا حصہ بنتا ہے یا نہیں؟

ج:...... آپ کے نانا کی جائیداد تین حصوں میں تقسیم ہوگی دو حصے ان کی بیٹیوں کو ملیں گے اور ایک حصہ ان کے بھائی بہن کو ملے گا‘ نانا کی جو بیٹیاں یا جو بھائی بہن ان کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے ان کو یا ان کی اولاد کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ آپ کے والد صاحب چونکہ آپ کے نانا کے بھائی کی موجودگی میں ان کے شرعی وارث نہیں تھے‘ اس لئے اگر آپ کے نانا زندگی میں اپنی جائیداد میں سے کچھ ان کو دے کر اس پر آپ کے والد صاحب کو قبضہ دے جاتے اور سرکاری قانونی کارروائی بھی کر جاتے تو ان کا یہ عمل ہبہ کہلاتا‘ مگر چونکہ زندگی میں وہ یہ سب کچھ نہ کر سکے بلکہ زبانی وصیت کی تھی‘ تو اب ان کی وفات کے بعد آپ کے نانا کے وارثوں کی مرضی ہے کہ ان کی وصیت کا پاس کریں یا نہ کریں‘ باقی آپ کے نانا کے بھائی کا دھوکا سے جائیداد کے دو حصے اپنے نام کروانا اور کاغذات میں یہ لکھوانا کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی‘ بہت بڑا جرم‘ لائق غضب الٰہی گناہ ہے‘ آج دنیا میں اگر وہ اس سے چند روپے کھائیں گے تو کل قیامت کے دن یہ ساری زمین تحت الثریٰ سے کاٹ کر اس کے گلے کا طوق بنا کر اسے حوالہ جہنم کیا جائے گا‘ آپ حضرات اس ظلم پر خاموش ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی تلافی کی التجا کریں یا پھر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ واللہ اعلم۔

مسکینوں کو کھانا کھلانا

(مریم بی بی‘ کراچی)

س:...... دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانے کے برابر پیسے کسی جگہ یا ادارے میں دیئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ نیز کفارے کی رقم کسی خیراتی ہسپتال میں دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... اگر اس ادارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلایا جاتا ہو تو ایسا کرنا صحیح ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۲۴ ذوالقعدہ تا ۲/ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۴۰

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ایک عاشق رسول کو سزائے موت	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حج کا طریقہ.... مسائل واحکام	۸	مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی
دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است	۱۳	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
اشکوں کی روانی... نعت شریف	۱۶	مولانا محمد زبیر اعظمی قاسمی
تاریکی میں اُمید کی کرنیں (۲)	۱۷	امام الحرم الشیخ صالح بن حمید
حج کے فضائل وبرکات (۳)	۲۲	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
خبروں پر ایک نظر	۴۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

دنیا سے بے رغبتی

آنحضرت ﷺ کا اپنی قوم کو ڈرانا

ترجمہ: "ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور ڈرایئے اپنے نزدیک کے قبیلے والوں کو" (الشعراء:۲۱۴) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے عزیز واقارب، خویش، قبیلے کو جمع کرکے ایک ایک کا نام لے کر) فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! (یہ آپ کی پھوپھی تھیں)، اے فاطمہ بنت محمد! (صلی اللہ علی ابیہا وعلیہا وسلم)، اے عبدالمطلب کی اولاد! میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا (چنانچہ جب تک تم دین حق کو قبول نہ کرو، میں تمہاری شفاعت بھی نہیں کرسکتا، نہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکتا ہوں، لہٰذا آخرت کی نجات تو صرف دین اسلام کو قبول کرنے پر موقوف ہے، ہاں!) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو (اس کے دینے کا بے شک اختیار رکھتا ہوں)۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

دین کی دعوت وتبلیغ کے دو اصول ہیں، ترغیب اور ترہیب۔ "ترغیب" سے مراد یہ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے آخرت کی جن نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے وہ یاد دلایا جائے، اور "ترہیب" سے مراد یہ ہے کہ کفر وشرک اور گناہوں کی جو سزائیں ملنے والی ہیں ان سے ڈرایا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو دعوت دی، جب وہ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے خطاب عام بھی فرمایا اور قریش کی الگ الگ شاخوں اور ممتاز افراد سے خطاب خاص بھی فرمایا۔ چنانچہ فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدشمس کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدمناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے ہاشم کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچا، میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ تمہارے ساتھ جس رشتے کا تعلق ہے اس کے حقوق ادا کرتا رہوں گا۔ (صحیح مسلم)

اور صحیح بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جماعت قریش! اپنی جانوں کو خرید لو (یعنی ایمان لاکر دوزخ سے بچالو)، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اے محمد کی بیٹی فاطمہ! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ، مگر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔ (مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے خانوادوں کو پکارنے لگے، اے بنوفہر! اے بنوعدی! یہاں تک جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بتاؤ کہ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے، تو کیا تم میری تصدیق کروگے؟ سب یک آواز بولے: ہاں! اس لئے کہ ہمیں تجربہ ہے کہ آپ سچ کہنے کے عادی ہیں، آپ کے منہ سے کبھی غلط بات نہیں سنی گئی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔

(صحیح بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

مدینہ چوک جمیل ٹاؤن سبزہ زار لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذیلی دفتر کا افتتاح

لاہور (رپورٹ: عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدینہ چوک جمیل ٹاؤن سبزہ زار سکیم لاہور کے زیر اہتمام "علاقائی دفتر" کا افتتاح ہوا جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی اور حضرت سید نفیس شاہؒ کے خادم خاص جناب پیر رضوان نفیس صاحب تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی اور عوام الناس کے سامنے قادیانیت کے مکروفریب اور ان کی سازشوں کو آشکارا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس دنیا بھر میں قادیانیوں کا تعاقب کررہی ہے اور امت محمدیہ کو قادیانیوں کے دجل وفریب سے بچانے کے لئے دنیا بھر میں جدوجہد کررہی ہے، جب تک دنیا میں ایک بھی قادیانی موجود ہے ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ اس موقع پر مولانا محمد امین عاجز خطیب جامع مسجد مدینہ، قاری محمد عمران اور مقامی علماء کرام میں سے مفتی عبیداللہ، مولانا ظہیر احمد اور قاری فضل الرحمن کے علاوہ محمد یاسین فاروقی، حاجی معظم علی اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ایک عاشق رسول کو سزائے موت

رسوائے زمانہ سلمان تاثیر سابق گورنر پنجاب کی تحفظ ناموس رسالت قانون کے خلاف یاوہ گوئی اور اہانت رسول کی مرتکب مسیحی خاتون آسیہ سے جیل میں جاکر اظہار ہمدردی کرنے پر اس کے فعل بد پر مشتعل ہوکر جناب ممتاز احمد قادری نے مبینہ طور پر اسے ٹھکانے لگادیا تھا۔ ممتاز قادری کو موقع پر گرفتار کرلیا گیا۔ اڈیالہ جیل میں خصوصی عدالت نے اس کے کیس کی سماعت کی۔

یکم اکتوبر ۲۰۱۱ء کو خصوصی عدالت نمبر۲ کے جج سید پرویز علی شاہ نے فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ ممتاز قادری کو دومرتبہ سزائے موت دولاکھ روپیہ جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ ماہ کی سزا مزید دی جائے۔

یہ فیصلہ سنتے ہی اسی روز راولپنڈی میں مظاہرے ہوئے۔ آج اس تحریر کے وقت مورخہ ۴ اکتوبر ہے۔ پورے ملک میں جگہ جگہ اس فیصلہ کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ کسی شخص کے کسی عمل سے کسی کو قتل کرنے کا لائسنس نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن جناب جج صاحب نوٹ فرمائیں کہ آپ کے اس فیصلہ نے اس بات کا لائسنس مہیا کردیا ہے کہ جو شخص جہاں چاہے قانون پاکستان کا مذاق اڑائے۔ اس کے خلاف کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ اگر کسی نے انگلی اٹھائی تو عدالت اسے الٹا لٹکادے گی۔

اگر یہی انصاف ہے تو پھر چپ بھلی ہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلہ کو آج تک پیپلز پارٹی یعنی وفاقی حکومت نے تسلیم نہیں کیا۔ جناب نواز شریف صاحب کے خلاف نااہلی کے فیصلہ کو ''ن لیگ'' نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ تو ان دو نظائر کے ہوتے ہوئے مسلمانان پاکستان کو بھی اجازت دیں کہ وہ برملا اس فیصلہ سے متعلق اپنے نقطۂ نظر کو واضح کرسکیں۔

اگر ریمنڈ ڈیوس کے ہاتھوں قتل ہونے والے مقتول کے ورثاء کو راضی کرکے قومی خزانے سے دیت دے کر ریمنڈ ڈیوس کو رہا کیا جاسکتا ہے تو سلمان تاثیر کے ورثاء کو راضی کرنے کا کام حکومت اپنے ذمہ لے اور دیت ادا کرکے ممتاز قادری کو رہا کیا جائے۔ یہ قرین قیاس نہیں کہ ایک امریکی کی رہائی کے لئے حکومت یہ کارنامے سرانجام دے اور ایک عاشق رسول کو لٹکادیا جائے۔

تحریک ناموس رسالت کمیٹی کے سربراہ جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحبزادہ صاحب نے مورخہ ۵ اکتوبر بروز بدھ لاہور میں تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کا اجلاس طلب کررکھا ہے۔ تمام قارئین وجماعتی رفقاء دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جناب ممتاز قادری کو سلامتی نصیب فرمائیں۔ آمین!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں ''آئینہ قادیانیت'' شامل کرلیا گیا!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں شیخ الحدیث، یادگار اسلاف حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ کی زیر صدارت وفاق المدارس کی تیرہ رکنی نصاب کمیٹی کا ۱۹، ۲۰ ستمبر ۲۰۱۱ء کو اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بنین وبنات کے وفاق المدارس کے نصاب پر نظر ثانی کی گئی۔ دیگر فیصلوں کے علاوہ نصاب کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ''آئینہ قادیانیت'' جو آج سے عرصہ پہلے وفاق المدارس کے حکم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ترتیب دی تھی۔ اس کتاب کو وفاق کے درجہ سابعہ یعنی موقوف علیہ میں شامل کرلیا گیا اور التبیان فی علوم القرآن کے پرچہ کے ساتھ آئینہ قادیانیت سے بھی سوال وفاق کے سالانہ امتحان میں شامل ہوگا۔

۲۱ ستمبر کو وفاق المدارس کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وفاق کی نصاب کمیٹی کے فیصلہ کی متفقہ طور پر توثیق کردی گئی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے کرم کا معاملہ کیا اس فیصلہ پر وفاق المدارس کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ بہت ہی شکریہ۔ واجرھم علی اللہ تعالیٰ۔ آمین!

پاکستان کی سالمیت کے خلاف قادیانی سازش پکڑی گئی!

وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمت میں درخواست

۱۹/اگست ۲۰۱۱ء کو چناب نگر تھانہ میں مقدمہ نمبر ۳۶۶/ ۷/ ۳۳۱ ۰۴ درج ہوا۔ جس میں درج ہے کہ:

نمبر۱...... الف...... عزیز الرحمٰن ولد خلیل الرحمٰن قوم راجپوت قادیانی سکنہ چناب نگر۔

ب...... عطاء المجیب ولد عبدالرحیم قوم پٹھان قادیانی سکنہ چناب نگر۔

نے گروہ تشکیل دے رکھا ہے۔ جو منشیات واسلحہ فروشی کرتے ہیں۔

نمبر۲...... صوبہ سرحد سے منشیات واسلحہ لاتے ہیں۔

نمبر۳...... اسلحہ پر خود نمبر لگاتے ہیں۔

نمبر۴...... جعلی اسلحہ لائسنس تیار کر کے اس پر ڈی سی او اسلام آباد کی خودساختہ اور جعلی مہر لگاتے ہیں۔

نمبر۵...... علاقہ میں کافی لوگوں کو جعلی لائسنس اور اسلحہ فروخت کر چکے ہیں۔

نمبر۶...... ملزمان کے پاس جعلی لائسنس نمبر لگانے والے آلات موجود ہیں۔

نمبر۷...... موقع پر پرچہ کے علاوہ پانچ عدد جعلی لائسنس مجریہ ڈی سی او اسلام آباد، اٹھارہ عدد آہنی مہریں، اسلحہ پر جعلی نمبر لگانے کی نو عدد مہریں، پسٹل جن کے نمبر رگڑے ہوئے تھے۔

نمبر۸...... رائفل آٹھ ایم ایم بمع میگزین وگولیاں، رائفل ۲۲۲ بور، کلاشنکوف کی گولیاں، شناختی کارڈ کے فوٹو جن کے جعلی اسلحہ لائسنس بنانے تھے۔ وغیرہ کی پولیس چناب نگر نے برآمدگی ظاہر کی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جعلی نبی کی جعلی امت نے جعل سازی سے ناجائز اسلحہ منگوایا، جعلی لائسنس بنا کر ملک بھر کے قادیانیوں میں کہاں کہاں بھجوایا۔ سیکورٹی کی نام نہاد ایجنسیاں بنا کر قادیانی سیکورٹی گارڈ مختلف کمپنیوں اور اداروں کو جعلی لائسنس ناجائز اسلحہ سمیت مہیا کئے۔ آج تک کتنا اسلحہ منگوایا گیا۔ کون کون سی جگہ اسٹاک کیا گیا۔ کہاں کہاں مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں کے پاس جعلی لائسنس وناجائز اسلحہ ہے۔ ان کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جانا چاہئے تھا۔ لیکن ہماری اطلاع یہ ہے کہ بہت سارا اسلحہ پولیس نے ظاہر ہی نہیں کیا۔ نہ ہی اس گروہ کے دیگر ملزمان گرفتار ہوئے۔ نہ ہی جعلی لائسنس یافتہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ پوری قادیانی جماعت اپنے افراد کے اس گھناؤنے جرم کو چھپانے کے درپے ہے۔

آج تک ہم الزام عائد کرتے تھے کہ ہر لڑائی، فتنہ وفساد اور دہشت گردی کے پیچھے قادیانی ہاتھ ہے۔ ہمارا وہ اعتراض صرف دشمنی کی بنیاد پر نہیں تھا۔ اس ایف آئی آر نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ الزام نہیں تھا۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ جس کو اب جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ کیا پاکستان گورنمنٹ اور پنجاب حکومت اس کیس کے تمام مقتضیات پر عمل کرے گی۔ یا کہ مقامی پولیس اپنی جیبیں بھر کر ایک بار پھر قادیانی جماعت کو موقع دے دی گی کہ وہ ناجائز اسلحہ سے پورے ملک کے قادیانیوں کے گھروں کو بارود خانہ بنادیں۔ تاکہ قریہ قریہ قادیانی جرائم کی پرورش کر سکیں اور ملک کو دہکتے تندور کی طرح بھسم کر دیا جائے۔ خاکم بدہن۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اگر اس کیس کی بھرپور تفتیش کر کے پوری مجرم ٹیم کو کٹہرے میں نہیں لایا گیا تو پھر اس ملک کا خدا حافظ ہے۔

کہاں ہیں وہ ایجنسیاں جو قادیانیوں کے کہنے پر ختم نبوت کورس چناب نگر کو رکوانے کے درپے ہوجاتی ہیں؟۔ کہاں ہیں وہ افسران جو مکھی پر مکھی مار کر حق وسچ، جھوٹ وباطل کی تمیز کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔

وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر داخلہ اگر توجہ فرمائیں تو صرف ایک کیس کی صحیح تفتیش سے پورے ملک میں دہشت گردی کے سیلاب کا چشمہ تلاش کیا جاسکتا ہے اور اس کی روک تھام مؤثر انداز میں ہوسکتی ہے۔ کیا حکومت ہماری اس صدائے بے نوا کو اہمیت دے گی؟۔

ایف آئی آر کی نقل یہ ہے:

پولیس فارم 5-24 (1)

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

مقدمہ 366   103317   تھانہ: چناب نگر   ضلع چنیوٹ   تاریخ و وقت وقوعہ 8:15-29/8/11 بجے دن   امروز

1	تاریخ و وقت رپورٹ	مورخہ 29-8-11 بوقت 9:20 بجے [illegible] نمبر 4	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ و وقت	30-8-11 بوقت 8 بجے دن
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ مستغیث	حسب آمد استغاثہ [illegible] SHO صاحب تھانہ چناب نگر			
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و حال اگر کچھ لیا گیا ہے	جرم: 471/420/468-AO13/20/65 [illegible] 540 گرام پسٹل 30 بور معہ 21 [illegible] گولیاں (1) رائفل 8mm معہ 7 گولیاں (2) رائفل 244 بور معہ 73 گولیاں معہ جعلی لائسنس [illegible]			
4	جائے وقوعہ فاصلہ تھانہ سے اور سمت	بمقام چناب نگر فاصلہ از تھانہ 3 کلومیٹر جانب جنوب [illegible] بلاک نمبر 17			
5	کارروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جائے	حسب آمد تحریری استغاثہ۔			

دستخط: اعجاز احمد 312/HC   عہدہ: محرر ہیڈ کانسٹیبل

(ابتدائی رپورٹ نیچے درج کرو)

نوٹ: اطلاع کے نیچے اطلاع دہندہ کے دستخط یا مہر یا نشان انگوٹھا ہونا چاہیے اور افسر تحریر کنندہ (ابتدائی اطلاع) کے دستخط بطور تصدیق ہونے چاہئیں۔

استغاثہ زیر دفعہ 471/420/468-AO13/20/65 [illegible] بوقت 8:15 بجے صبح [illegible] SI [illegible] ASI [illegible] 272/HC [illegible] 70/C [illegible] انسپکٹر [illegible] حسین [illegible] لطیف [illegible] بسلسلہ گشت [illegible] چوک چناب نگر موجود تھا کہ مخبر نے اطلاع دی کہ [illegible] الرحمن [illegible] دارالعلوم شرقی [illegible] چناب نگر [illegible] نمبر لگانے [illegible] لائسنس [illegible] DC [illegible] DCO [illegible] جعلی [illegible] لائسنس [illegible] آلات [illegible] موجود ہے۔ [illegible] عزیز الرحمن [illegible] موجود [illegible] ملزم [illegible] 540 گرام۔ 5 عدد لائسنس نمبر 35431-35432-35435-35438-35439 [illegible] DCO [illegible] 10-4-16 [illegible] 18 [illegible] BN [illegible] لائسنس [illegible] جعلی [illegible] پولیس [illegible] نمبر 35433-35434-35440-35441-35442 [illegible] DCO [illegible] 10-4-16 [illegible] 30 بور [illegible] MADE AS CHINA BY NORINO CALL 30 MAUSER [illegible] 21 گولیاں [illegible] پولیس [illegible] عزیز الرحمن [illegible] جعلی لائسنس [illegible] (1) رائفل 8mm [illegible] 7350B [illegible] 7 گولیاں (2) رائفل 244 بور نمبر F1753 [illegible] (3) رائفل 44 بور [illegible] 1753 [illegible] 73 گولیاں 44 بور 6 گولیاں 222 بور [illegible] 12 بور [illegible] پولیس [illegible] عزیز الرحمن [illegible] 70/C [illegible] SI صاحب [illegible] SHO تھانہ چناب نگر 29-8-11 9-am [illegible] دارالعلوم شرقی چناب نگر [illegible] ابتدائی اطلاعی [illegible] SI صاحب [illegible] چناب نگر [illegible]

اعجاز احمد 312/MHC تھانہ چناب نگر

حج کا طریقہ

مسائل واحکام

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

ارکان اسلام میں سے حج پانچواں اہم رکن ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو اجر وثواب کے اعتبار سے منفرد اور عشق ومحبت کے اظہار کے اعتبار سے مختلف حیثیت رکھتی ہے۔ حج چونکہ صاحب حیثیت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے' لہٰذا اس کے مسائل واحکام بھی خوب یاد کرنے چاہئیں۔

احادیث مبارکہ میں حج وعمرہ کے فضائل وبرکات کا ذکر بڑی کثرت سے آیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا' پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی وہ ایسا پاک وصاف ہوکر آتا ہے جیسا اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔“ (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

ایک اور حدیث میں ہے:

ترجمہ: ”ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے' اور حج مبرور کی جزا نہیں ہے سوائے جنت کے۔“ (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حج کس پر فرض ہے:

حج اس مسلمان پر فرض ہوتا ہے جو سفر حج کی استطاعت رکھتا ہو' یعنی وہاں جانے کی طاقت رکھتا ہو اور اپنے اہل وعیال کے لئے اپنی عدم موجودگی میں نان نفقہ بھی دے سکتا ہو' جو شخص سفر حج اور اہل وعیال کے نان نفقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس پر حج فرض نہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا“... اور لوگوں کے ذمہ ہے اللہ کی رضا کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو... جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ حج کر لیتا ہے' اس پر دوبارہ حج فرض نہیں۔ جیسے حدیث شریف میں ہے:

ترجمہ: ”ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج بیت اللہ کی فرضیت کا مسئلہ بیان فرمایا تو ایک صحابیؓ (اقرع بن حابسؓ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے یا ہر سال؟ آپ ﷺ خاموش رہے' یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ کہا تو آپ ﷺ نے (ناراضگی کا اظہار فرمایا اور) ارشاد فرمایا کہ اگر میں کہہ دیتا ہاں تو ہر سال واجب ہوجاتا' تم پھر اس کی استطاعت نہ رکھتے۔“

حج کی اقسام:

حج کی تین اقسام ہیں: (۱) حج قران' (۲) حج تمتع' (۳) حج افراد۔

حج قران:

میقات سے گزرتے وقت حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے' پہلے عمرہ کیا جائے پھر اسی احرام کے ساتھ حج کے ارکان ادا کئے جائیں۔ ۱۰/ذوالحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد دونوں کا احرام اکٹھا کھولا جائے۔

حج تمتع:

میقات سے گزرتے وقت پہلے عمرہ کا احرام باندھا جائے' عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے' ۸/ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے قبل حج کا احرام باندھ لیا جائے۔ حج کے ارکان (وقوف عرفہ' وقوف مزدلفہ' رمی' قربانی' حلق اور طواف زیارت) ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔

حج افراد:

میقات سے صرف حج کا احرام باندھ لیا جائے اور ۱۰/ذوالحجہ کو رمی کے بعد احرام کھولا جائے' اس میں قربانی کرنا واجب نہیں۔

علماء کرام نے ان تینوں صورتوں میں سے حج قران کو افضل' حج تمتع کو اسہل لکھا ہے اور بعض کے نزدیک حج تمتع دوسری صورتوں سے افضل بھی ہے اور اسہل بھی۔

عمرہ کا طریقہ

حج اور عمرہ ادا کرنے کے لئے پہلے احرام باندھا جاتا ہے' اس کے بعد حج وعمرہ کے ارکان ادا کئے جاتے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ ضروری ہے' اسی طرح حج وعمرہ کے لئے احرام سے ابتدا ضروری ہے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد نماز کے احکام لاگو ہوجاتے ہیں' اسی طرح احرام کے بعد حج وعمرہ کے احکام بھی لاگو ہوجاتے ہیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ:

مردوں کے لئے دو پاک صاف چادریں ہیں' ان میں سے ایک کو تہبند بنائیں اور دوسری کو اس طرح اوپر اوڑھ لیں کہ سر ننگا رہے۔ عورتوں کے لئے احرام چہرہ کھلا رکھنا ہے' مگر اجنبی اور نامحرم مردوں کے سامنے نقاب اس

طرح ڈال لیں کہ چہرہ کو نہ لگے' اس کے لئے آج کل ہیٹ آتے ہیں جسے سر پر رکھ کر نقاب اوڑھ لیا جائے۔

مرد حضرات احرام کے کپڑے پہننے سے قبل اگر غسل کر لیں' بال بنوالیں' ناخن وغیرہ تراش لیں' خوشبو لگالیں تو بہتر ہے۔احرام میں عورتیں سلے ہوئے کپڑے' دستانے' جراب' بند جوتا پہن سکتی ہیں' جبکہ مردوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے اور بند جوتے پہننا منع ہیں۔البتہ ایسا جوتا جس میں اگر پاؤں کی اوپر کی ہڈی ننگی ہو تو پہن سکتے ہیں۔

احرام باندھنے کے بعد اگر ممنوع وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کر لیں۔سلام پھیرنے کے بعد مرد سر ننگا کر کے احرام عمرہ یا حج کی نیت کر لیں کہ:"اے اللہ! میں تیری رضا کے لئے حج یا عمرہ کی نیت کرتا ہوں' تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے اس کو قبول فرما۔"

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد تلبیہ تین بار پڑھے' احرام کے لئے تلبیہ کا پڑھنا ضروری ہے' ورنہ احرام شروع نہ ہوگا۔

تلبیہ:

"لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک' ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک "تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام باندھنے والا "محرم" بن گیا۔اب اس پر احرام کی پابندیاں لاگو ہوگئی ہیں۔

احرام کی پابندیاں:

(۱) سلا ہوا لباس (کرتہ' پاجامہ وغیرہ) نہیں پہن سکتے' (۲) سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے' (۳) بند جوتا نہیں پہن سکتے' جس سے پاؤں کے درمیان کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے اسی طرح جرابیں اور دستانے وغیرہ' (۴) خوشبو نہیں لگا سکتے' (۵) بیوی کے ساتھ بے حجابی کی یا جذبات کو ابھارنے والی کوئی بات نہیں کر سکتے' (۶) شکار کرنا منع ہے' (۷) لڑائی جھگڑا کرنا۔

عورتوں کا احرام:

(۱) خواتین اپنے چہرے پر نقاب اس طرح اوڑھیں کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے' غسل یا وضو کر کے حج و عمرہ کے لئے احرام باندھ کر نیت کریں۔حیض و نفاس والی خواتین غسل یا وضو کر کے نیت احرام کر لیں' تلبیہ پڑھ لیں' مگر دوگانہ نفل نہ پڑھیں' (۲) حالت حیض میں طواف و سعی بھی نہ کریں' (۳) عورت سلے ہوئے کپڑے' دستانے اور جرابیں وغیرہ بھی پہن سکتی ہیں' (۴) تلبیہ آہستہ آواز کے ساتھ پڑھیں گی۔

طواف کا طریقہ:

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر حج یا عمرہ کے افعال شروع کریں۔سب سے پہلے حرم میں داخل ہوتے وقت بیت اللہ پر جب نظر پڑے تو خوب رو رو کر دعا کی جائے۔اس کے بعد مطاف میں حجر اسود کے سامنے آجائے اور طواف کی نیت کرے کہ:"اے اللہ! میں تیرے بیت اللہ کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری خوشنودی کے لئے' پس تو میری طرف سے قبول فرما اور میرے لئے آسان فرما۔"

اگر طواف کے بعد سعی ہے تو مرد حضرات "اضطباع" کریں یعنی احرام کی چادر دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں اور حجر اسود کی طرف منہ کر کے یوں کھڑے ہو جائیں کہ پورا حجر اسود آپ کی دائیں طرف رہے' طواف کے لئے نیت اور باوضو ہونا ضروری ہے ورنہ طواف نہ ہوگا۔طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے بالکل سیدھ میں ہو جائے' اور نماز کی طرح دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر "بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد" کہہ کر حج اسود کا استلام کریں اور ہاتھ کو بوسہ دیں (ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ نہ دے پائیں تو دونوں ہاتھوں کو اس طرح حجر اسود کی طرف کرنا جیسے حجر اسود پر رکھے ہوئے ہوں "استلام" کہلاتا ہے) استلام کے بعد بیت اللہ کے گرد اس طرح چکر لگائیں کہ بیت اللہ بائیں کندھے کے برابر ہو جائے اور طواف شروع کریں۔طواف کے دوران چہرہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف نہ ہو' ایسا کرنا مکروہ ہے۔بیت اللہ کا چکر لگا کر جب دوبارہ حجر اسود کے سامنے آئیں تو ایک شوط (چکر) پورا ہو جائے گا' اب دوبارہ حجر اسود کے بالکل برابر آ کر ہاتھ اٹھا کر حجر اسود کا "استلام" کریں اور "بسم اللہ اکبر وللہ الحمد" کہہ کر دوسرا چکر شروع کریں۔اسی طرح سات چکر پورے کر لیں تو ایک طواف پورا ہو جائے گا۔ساتواں چکر پورا کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ بھی استلام کریں۔

جس طواف کے بعد سعی بھی ہو اس کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے "رمل" یعنی قدموں کو قریب قریب رکھتے ہوئے کندھوں کو ہلا کر قدرے تیز تیز چلنا سنت ہے اور یہ عمل عورتوں کے لئے منع ہے۔ اگر کوئی شخص پہلے تین چکروں میں "اضطباع" یا "رمل" بھول جائے تو بعد والے چکروں میں نہ کرے' اور پہلے تین چکروں میں سے جس چکر میں بھی یاد آئے اس میں ہی اضطباع اور رمل کرے۔

دوگانہ طواف:

طواف مکمل ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل واجب الطواف پڑھنا ہے۔مقام ابراہیم پر ان نوافل کا ادا کرنا افضل ہے۔اگر ہجوم کی وجہ سے مقام ابراہیم کے قریب جگہ نہ مل سکے تو جہاں بھی جگہ ملے پڑھ لے۔یہ دوگانہ نماز طواف کے فوراً بعد ادا کرنی چاہئے۔نماز سے فارغ ہو کر خوب دل لگا کر' عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ کے حضور دعائیں کرے' یہ مقبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران وضو ٹوٹ گیا ہو تو دوبارہ وضو کر کے طواف کرے' اگر چار چکر مکمل کرنے کے بعد وضو ٹوٹا ہے تو وضو کر کے باقی ماندہ چکر پورے کر لئے جائیں اور اگر چار چکروں سے کم میں وضو ٹوٹ گیا ہو تو دوبارہ نئے سرے سے طواف شروع کرے۔

اگر نفلی طواف ہو تو دوگانہ نماز سے فارغ ہوکر "ملتزم" پر آئے اور خوب رو رو کر دنیا اور آخرت کی بھلائی اور کامیابی کے لئے دعا کرے اگر احرام کی حالت میں ہے تو آب زمزم پر آئے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر خوب جی بھر کے آب زمزم پیئے اور یہ دعا کرے: "اللھم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داءٍ"

صفا ومروہ کی سعی:

عمرہ کا طواف پورا کرنے کے بعد دوسرا کام صفا و مروہ کی سعی ہے سعی پر جانے کے لئے حجر اسود کا استلام کریں پھر سعی کے لئے صفا ومروہ پر آئیں۔ بیت اللہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں اور سعی کی نیت کریں کہ: "اے اللہ! میں صفا مروہ کے درمیان سعی کی نیت کرتا ہوں سات چکر کی اللہ کی رضا کے لئے پس تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے اس کو قبول فرما۔" نیت کرنے کے بعد خوب دعا مانگئے اس کے بعد صفا پہاڑی سے سعی شروع کرے سعی کے دوران خوب دعائیں مانگے اس لئے کہ یہ مقبولیت کی جگہ ہے۔ صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے تھوڑے فاصلہ پر دائیں بائیں دیوار کے ساتھ سبز رنگ کے ستون ہیں۔ حاجی جب وہاں پہنچے تو ذرا دوڑ کر چلے۔ عورتوں کے لئے دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔ جب مروہ پہاڑی کے مقام پر پہنچے تو یہ ایک چکر پورا ہو جائے گا۔ مروہ پہنچ کر قبلہ رخ ہوکر دعا مانگیں اور صفا کی طرف چل پڑیں۔ جب صفا پر پہنچے تو یہ دوسرا چکر ختم ہو گیا۔ اس طرح سات چکر پورے کرنے ہیں آخری چکر مروہ پر آکر مکمل ہوگا۔ جب سعی مکمل ہوگئی تو اس کے بعد مسجد حرام آکر دو رکعت نماز شکرانہ کے طور پر ادا کرے۔ یہ نفل پڑھنا مستحب ہے اس کے بعد حلق کرائے حلق کرانے کے بعد عمرہ مکمل ہو گیا۔ اب احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے۔

حج کے اعمال:

حج کا احرام ۸/ ذوالحجہ سے باندھا جاتا ہے اور اگر اس سے پہلے بھی باندھ لیا تو بھی ٹھیک ہے البتہ سہولت اسی میں ہے کہ ۸/ ذوالحجہ کو باندھا جائے۔ احرام باندھنے کا طریقہ وہی ہے جو پہلے ذکر کر دیا گیا ہے کہ اپنے مکان سے غسل یا وضو کرکے دو چادریں پہن لی جائیں سر چھپا کر دوگانہ پڑھیں دوگانہ نماز اپنے مکان میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور حرم شریف میں بھی۔ سلام پھیرتے ہی سر سے کپڑا اتار کر حج کے احرام کی نیت کرلی جائے: "اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی" "...اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں پس تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما...۔"

اس کے بعد تلبیہ: "لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک" پڑھے۔ تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام کی وہ تمام پابندیاں شروع ہوگئی ہیں جو عمرہ کے احرام کے لئے ذکر کی گئی۔

مناسک حج:

پہلا دن: احرام باندھنے کے بعد ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو دوپہر تک منیٰ میں پہنچنا ہے۔ ظہر سے لے کر ۹/ ذوالحجہ کی صبح تک منیٰ ہی میں قیام کرنا ہے۔ رات کا قیام اور پانچوں نمازیں منیٰ میں پڑھنا سنت ہے۔ قیام کے دوران ذکر اذکار تلبیہ اور دعاؤں کی کثرت کا اہتمام کیا جائے۔

دوسرا دن: ۹/ ذوالحجہ یعنی عرفہ کے دن طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات جائیں گے اور میدان عرفات میں زوال سے لے کر غروب آفتاب تک قیام کریں جس کو "وقوف عرفہ" کہتے ہیں اور یہ حج کا اہم رکن ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ وقوف عرفہ کے دوران تلبیہ ذکر اذکار اور دعاؤں کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جائے زوال کے وقت غسل کرنا مستحب ہے ورنہ وضو ہی کرلیا جائے۔ میدان عرفات میں وقوف کے دوران بہتر ہے ظہر اور عصر کی نماز اپنے اپنے وقت میں باجماعت ادا کی جائے۔ جہاں بھی جگہ ملے قیام کرلیا جائے اور اس موقع کو ضائع نہ کیا جائے قبولیت کی گھڑیاں ہوتی ہیں استغفار اور دعائیں خوب مانگی جائیں وقفہ وقفہ سے تلبیہ بھی پڑھا جائے اور ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہئے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں ضرورتوں اور نعمتوں کے لئے اللہ سے دعا کی جائے۔ اپنے والدین عزیز واقارب متعلقین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک امتی کی بخشش کے لئے دعا کی جائے یہ نادر موقع خوش قسمتی سے نصیب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار نصیب فرمائے۔ آمین۔

۹/ ذوالحجہ کے دن غروب آفتاب سے پہلے حدود عرفات سے باہر نکلنا منع ہے اگر نکل جائے تو غروب آفتاب سے قبل ہی واپس آجائے ورنہ دم لازم آئے گا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی بنا پر ۹/ ذوالحجہ کے دن وقوف عرفہ نہ کرسکا ہو تو دس ذوالحجہ کی رات صبح صادق سے پہلے پہلے وقوف کرسکتا ہے اگرچہ چند سیکنڈ ہی کے لئے کیا جائے۔

جب ۹/ ذوالحجہ کا سورج غروب ہو جائے تو عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں۔ مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں اکٹھی ادا کی جائیں۔ اگر جماعت کے ساتھ ادا کریں گے تو ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کہی جائے گی۔ سنتیں وغیرہ فرضوں کے بعد ادا کی جائیں گی۔ البتہ مغرب اور عشا دونوں عشا کا وقت داخل ہونے کے بعد ادا کی جائیں گی دونوں نمازوں کا اکٹھے ادا کرنا واجب ہے۔

تیسرا دن: تیسرا دن ۱۰/ ذوالحجہ کا ہے جس میں کئی کام کرنا واجب ہیں: وقوف مزدلفہ واجب ہے جس کا وقت طلوع آفتاب سے کچھ پہلے تک ہے۔ صبح کی نماز اندھیرے ہی میں ادا کرکے وقوف کیا جائے۔ وقوف مزدلفہ کے دوران بھی خوب توبہ واستغفار دعائیں تلبیہ اور درود شریف کی کثرت کی جائے۔

وقوف مزدلفہ چھوڑنے سے دم لازم آتا ہے' البتہ عورت' ضعیف' بیمار یا معذور شخص مزدلفہ کا وقوف کرنے کی بجائے سیدھا منیٰ چلا جائے تو دم لازم نہیں آئے گا۔

۱۰/ذوالحجہ کے دن درج ذیل کام کرنا ہوں گے:

(۱) منیٰ میں واپسی' (۲) جمرہ عقبیٰ (بڑا جمرہ) کی رمی' (۳) قربانی' (۴) حلق' (۵) طواف زیارت۔

منیٰ میں واپسی:

مزدلفہ سے منیٰ کے لئے آتے ہوئے رمی جمار کے لئے کنکریاں جمع کریں گے۔ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانگی کے وقت خوب کثرت کے ساتھ لبیک اللھم لبیک پکارتے ہوئے جائیں گے' جب سورج طلوع ہوجائے یعنی اشراق کا وقت ہوجائے تو مسنون یہ ہے کہ زوال سے پہلے پہلے رمی کرلی جائے۔

رمی جمار (جمرہ عقبیٰ):

۱۰/ذوالحجہ کو طلوع آفتاب سے لے کر زوال تک رمی کرنا مسنون ہے۔ زوال سے لے کر غروب آفتاب تک رمی کرنا جائز ہے اور غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک رمی کرنا مکروہ ہے' مگر معذورین اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔

۱۰/ذوالحجہ رمی کا پہلا دن ہے۔ اس دن صرف ایک جمرہ (جمرہ عقبیٰ) یعنی بڑے جمرہ کی رمی کی جاتی ہے۔ یہ جمرہ منیٰ میں کچھ فاصلہ پر مکہ معظمہ کی طرف سب سے آخری جمرہ ہے۔ منیٰ میں ستونوں کے نشان ہیں جنہیں جمرات کہتے ہیں' آج پہلے دن صرف جمرہ عقبیٰ (بڑے جمرہ) کی رمی کی جائے گی۔ سات کنکریاں ایک ایک کرکے ماری جائیں گی اور ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں گے: "بسم اللّٰہ 'اللّٰہ اکبر' رغماً للشیطٰن ورضاً للرحمٰن" یا صرف "بسم اللہ اللہ اکبر" ہی کہہ لیا جائے۔ رمی کے بعد یہاں دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں۔

رمی کے مسائل:

۱:...رمی کرتے وقت ستون کو کنکری مارنا ضروری نہیں' اگر کنکری پیالہ میں گر گئی تو بھی رمی ہوجائے گی' اگر پیالہ میں نہ گری تو دوبارہ کنکری مارنی ہوگی۔

۲:...جمرات کے قریب سے ضرورت پڑنے پر کنکری اٹھانا جائز نہیں' کسی اور جگہ سے اٹھائے۔

۳:...رمی خود کرنا واجب ہے کسی اور سے رمی کروانا جائز نہیں ہے۔

۴:...جو شخص شرعی معذور ہو یعنی اتنا کمزور ہو کہ کھڑا ہوکر نماز نہ پڑھ سکتا ہو یا پیدل چل نہیں سکتا' جمرہ تک جانے کے لئے سواری نہ ہو تو رمی کے لئے کسی دوسرے کو نائب بنا سکتا ہے۔

۵:...نائب پہلے اپنی رمی کرے گا' جب اپنی رمی مکمل کرلے اس کے بعد دوسرے کی طرف سے رمی کرے۔ ایک ہی جمرہ کو اپنی طرف سے اور دوسرے کی طرف سے رمی کرنا بھی جائز ہے۔

۶:...۱۰/ذوالحجہ کی رمی شروع ہوتے ہی تلبیہ ختم ہوجائے گا۔ رمی کے بعد تلبیہ نہیں پڑھا جائے گا۔

قربانی:

تیسرا جو کام کرنا ہے' رمی عقبہ کے بعد قربانی کرنا ہے جو کہ واجب ہے اس کو "دم شکر" بھی کہتے ہیں۔

قربانی کے مسائل:

۱:...حج تمتع اور قران والے پر قربانی واجب ہے' حج افراد کرنے والے پر واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۲:...قربانی سے قبل حلق کرنا جائز نہیں ورنہ دم لازم آجائے گا۔

حلق:

قربانی کے بعد چوتھا جو کام کرنا ہے سر کے بالوں کو منڈوانا یا کتروانا ہے' جو کہ واجب ہے۔ حلق کے بعد احرام کھل جاتا ہے' یعنی احرام کی پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں' سوائے بیوی کے حلال ہونے کے۔

حلق کے مسائل:

۱:...مردوں کے لئے کم از کم چوتھائی سر کے بال کتروانا ضروری ہے' اس سے کم کاٹنا جائز نہیں' حلق کروانا افضل ہے' قصر جائز ہے۔

۲:...عورتوں کو حکم ہے کہ احرام کھولنے کے لئے اپنی چوٹی کے بال انگلی کے پورے کے بقدر کاٹ لیں۔

۳:...حاجی کے اگر سر پر بال بالکل نہ ہوں تب بھی حلق کرنا یعنی استرا پھیرنا واجب ہے۔

۴:...حج کا احرام کھولنے کے لئے حلق کا وقت دسویں ذوالحجہ کی صبح کے بعد سے بارھویں کے غروب تک ہے۔ اسی طرح حلق حدود حرم میں کیا جائے ورنہ دم لازم آئے گا۔

۵:...ایک محرم دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کرسکتا ہے۔

نوٹ: حج کے اعمال میں سے تین چیزوں (رمی' نحر' حلق) میں ترتیب واجب ہے' ان میں سے کسی ایک کی ترتیب کو بھی بدل دیا گیا تو دم لازم آجائے گا۔ البتہ طواف زیارت کی ان اعمال کے ساتھ کوئی ترتیب ضروری نہیں ہے' جب چاہیں ان میں سے اس عمل سے پہلے طواف زیارت کرسکتے ہیں۔

طواف زیارت:

پانچواں عمل طواف زیارت ہے۔ طواف زیارت ۱۰/ذوالحجہ کو کرنا افضل ہے اور بارھویں کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔ رمی' قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت کرنا سنت ہے۔ اگر ان سے پہلے ادا کرلیا تو بھی جائز ہے فرض ادا ہوجائے گا۔

طواف زیارت کے مسائل:

۱:...طواف زیارت کا اول وقت دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق سے اور آخری وقت بارھویں ذوالحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے تک ہے' اس کے بعد اگر کیا تو فرض ادا ہوجائے گا البتہ تاخیر کی بنا پر دم لازم آئے گا۔

۲:...طواف زیارت ہر حال میں ضروری ہے

کسی حال میں بھی فوت یا ساقط نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی بدل یا کفارہ ہے۔ اس کے بغیر بیوی حلال نہیں ہوگی جب تک اس کو ادا نہ کرلیا جائے۔

۳:... عورت کے لئے حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا جائز نہیں' اگر بارھویں تاریخ کے غروب آفتاب تک پاک نہ ہوئی ہو تو طواف زیارت کو موخر کرے' موخر کرنے کی وجہ سے دم لازم نہیں آئے گا۔

حج کی سعی:

طواف اور سعی کا طریقہ وہی ہے جو شروع میں عمرہ ادا کرنے کے لئے ذکر کیا گیا ہے۔ البتہ اگر کسی نے حج کی سعی طواف قدوم یا کسی نفلی طواف کے ساتھ کرلی تھی تو اب دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں' اور نہ طواف زیارت میں اضطباع کرے گا' اگر سعی نہیں کی تھی تو طواف میں اضطباع بھی کرے گا اور رمل بھی کرے گا' بعد میں سعی کرے گا اور اگر کسی نے احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے تھے تو صرف رمل کرے گا اضطباع نہیں کرے گا۔

حج کا چوتھا دن (۱۱ویں ذوالحجہ):

طواف زیارت اور سعی سے فارغ ہوکر دوبارہ تین دن رمی جمرات کرنا ہے۔ اب حج کے باقی دن ۱۱' ۱۲' ۱۳/ ذوالحجہ منیٰ میں گزاریں گے۔ رات منیٰ میں گزارنا سنت موکدہ ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے' منیٰ سے باہر رات گزارنا منع ہے۔ ۱۱/ ذوالحجہ کو رمی کا مستحب وقت زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے' مگر عورتوں اور معذوروں کے لئے مکروہ نہیں۔ آج کل ہجوم کی بنا پر علماء نے بعد مغرب بھی رمی کے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے۔ گیارہ ذوالحجہ کی رمی پہلے جمرہ اولیٰ جو مسجد خیف کے قریب ہے سے کی جائے گی۔ حسب معمول سات کنکریاں پہلے جمرہ (جمرہ اولیٰ) کو مار کر ایک طرف قبلہ رخ ہوکر کھڑے ہوجائیں اور دعا مانگیں' پھر جمرہ وسطیٰ (درمیانی جمرہ) پر آجائیں۔ سات کنکریاں مار کر ایک طرف قبلہ رخ ہوکر دعا مانگیں۔ اس کے بعد جمرہ عقبیٰ (بڑا جمرہ) کے پاس آجائیں اور حسب معمول سات کنکریاں ماریں۔ اس کے بعد دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔ ۱۱/ ذوالحجہ کی رمی مکمل ہوئی۔

اب تک اگر آپ نے طواف زیارت نہیں کیا تو طواف زیارت کرلیں' ورنہ اپنے خیموں میں واپس چلے جائیں' ذکر واذکار اور باجماعت نمازوں کا اہتمام کریں۔

حج کا پانچواں دن:

۱۲/ ذوالحجہ کو بھی تینوں جمرات کی رمی معروف طریقے کے مطابق کی جائے گی۔ یعنی پہلے جمرہ اولیٰ (چھوٹا جمرہ) کو سات کنکریاں ماریں گے' پھر الگ ہوکر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دعا کریں گے' پھر جمرہ وسطیٰ (درمیانی جمرہ) کو سات کنکریاں ماریں گے' قبلہ رخ کھڑے ہوکر دعا مانگیں گے' پھر جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں گے۔ ۱۲/ ذوالحجہ کی کنکریاں مارنے کے بعد اختیار ہے کہ چاہے تو منیٰ میں ٹھہر جائیں یا مکہ مکرمہ چلے جائیں' تیرھویں ذوالحجہ کی کنکریاں مارنے کے لئے رکنا ضروری نہیں ہے۔ ۱۲/ ذوالحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے اگر منیٰ سے مکہ مکرمہ چلے گئے تو تیرھویں کی رمی واجب نہ ہوگی' اگر غروب آفتاب کے بعد منیٰ میں ٹھہرے رہے تو اب ۱۳ویں کی رمی کرنا واجب ہوگی' اگر رمی کئے بغیر چلے گئے تو دم لازم آئے گا۔

۱۲/ ذوالحجہ تک اگر طواف زیارت نہیں کیا تھا تو غروب آفتاب سے قبل طواف زیارت کرلیا جائے' ورنہ دم لازم آجائے گا۔

۱۳/ ذوالحجہ کی رمی کے لئے اگر منیٰ میں ٹھہر گئے تو زوال سے پہلے بھی ۱۳/ ذوالحجہ کی رمی کرسکتے ہیں۔ رمی سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ تشریف لے آئیں۔ الحمدللہ! رمی جمار مکمل کرنے کے بعد حج مکمل ہوگیا۔

منیٰ سے واپسی:

منیٰ سے واپسی کے بعد اب صرف طواف وداع باقی ہے۔ میقات سے باہر والوں کے لئے طواف وداع واجب ہے' جو مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت کیا جاتا ہے۔ منیٰ سے واپسی کے بعد عبادات میں خوب مشغول رہنا چاہئے' جو دن قیام کے باقی ہیں ان کو قیمتی بنانا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ طواف کیا جائے' اگر نفلی عمرہ بھی کرنا چاہے تو جتنے جی میں آئے کرے' کوشش یہی ہونا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرم پاک میں گزرے تاکہ حج کے انوارات کو باقی رکھا جاسکے اور گناہوں سے محفوظ رہا جاسکے۔

طواف وداع:

مکہ مکرمہ سے وداع ہوتے وقت جو طواف کیا جاتا ہے اس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ یہ طواف میقات سے باہر آنے والوں پر واجب ہوتا ہے۔

طواف وداع کے مسائل:

۱:... حج کی تینوں اقسام میں سے جو بھی حج کیا ہو اس کے بعد طواف وداع واجب ہے' اگر رخصت ہونے سے قبل کوئی نفلی طواف کرلیا تھا تو وہ طواف وداع شمار ہوسکتا ہے۔

۲:... مستحب ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر بالکل آخر میں یہ طواف کیا جائے' اگر کام میں مشغول ہوگیا تو دوبارہ طواف وداع کرنا مستحب ہے۔

۳:... حیض ونفاس والی عورت پر طواف وداع واجب نہیں جب تک پاک نہ ہوجائے' اگر آخری وقت تک پاک نہ ہوئی تو حرم کے باہر کھڑی ہوکر دعا مانگے اور رخصت ہوجائے۔

۴:... مکہ کی آبادی چھوڑنے سے پہلے اگر عورت پاک ہوجائے تو طواف کرنا واجب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار حج وعمرہ کی سعادت نصیب فرمائے اور تمام ارکان ومناسک صحیح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..............☆☆

دشمن اگر قوی تو نگہباں قوی تر است

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

دور جدید میں مسلمانوں کو من حیث القوم مشکلات اور مصائب کا جتنا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' اتنا کسی دوسری قوم یا مذہب کے ماننے والوں کو نہیں کرنا پڑا۔

اسلام کے نام لیواؤں کو مختلف عنوانات اور مختلف بہانوں سے مصائب میں مبتلا کیا جارہا ہے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کے بجائے پیچیدہ بنایا جارہا ہے' وہ جہاں اکثریت میں ہیں وہاں کی حکومتوں کو ان کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے اور بنیاد پرستی کا خطرہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ اصلاحی اور ترقیاتی کوششوں کو طاقت استعمال کرکے روکیں' جس کی وجہ سے نہ کوئی مدرسہ محفوظ ہے' نہ مسجد' نہ کارخانہ' نہ تجارت' ہر جگہ دین اسلام کی بیخ کنی کی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں' ارباب سیاست اور اہل قلم جو اپنے آپ کو انسانیت کا علمبردار قرار دیتے ہیں' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں' اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتے ہیں اور عوام وخواص کو اسلامی ذہن سے خوفزدہ کرتے ہیں۔

ان اسلام مخالف کارروائی کی وجہ سے جو بعض وقت اسلام مخالف تحریک کا رنگ اختیار کرلیتی ہے' مسلم نوجوانوں کی بڑی تعداد خود مسلم ملکوں میں اذیت میں مبتلا ہے اور وہ اپنے ہی ملک میں بے بس ہے' الحاد پسند اور مغرب زدہ عناصر اس پر حاوی ہوگئے ہیں' قومی پریس کا رویہ معاندانہ ہے' اسلام کے خلاف مضامین' تصویروں اور کارٹونوں کی اشاعت ہوتی ہے اور اس کو آزادئ رائے اور آزادئ صحافت کا نام دیا جاتا ہے' لیکن اگر کوئی اس پر اظہار نفرت کرے اور عوام کے جذبات کی غلط ترجمانی قرار دے تو اس کو کٹرپن' قدامت پرستی اور بنیاد پرستی کہہ کر غیر قانونی اقدام قرار دیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس موقف کی نفسیات کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا سبب احساس کمتری ہے اور اسلام کی شان وشوکت اور اس کی قوت اور پھیلنے کی صلاحیت سے خوف ہے جو مغربی دنیا پر صدیوں سے مستولی ہے' یورپ اپنے احساس کمتری کا اس طرح اظہار کرتا ہے کہ مسلمانوں کی ایسی تصویر پیش کی جائے جس سے خود مسلمانوں میں احساس کمتری پیدا ہو اور دنیا کے ذہن سے ان کا رعب نکل جائے اور ان کے مخالف ان پر جری ہوجائیں' وہ اسلام کو تنگ نظر اور مسلمانوں کو پسماندہ حال بنا کر پیش کرتے ہیں اور اس کی کوشش کرتے ہیں کہ عالم اسلام میں ایسے حالات پیش آئیں جن سے یہ تصویر سامنے آئے' وہ مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے مشتعل کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ جذبات سے مغلوب ہوکر کوئی ایسا اقدام کریں جس سے ان کی جذباتیت ظاہر ہو' ان کو ان کے جائز حقوق سے محروم کیا جاتا ہے' ان کو تعلیم سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے' ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ان کے پسماندہ حلقوں کے ایسے مناظر پیش کئے جاتے ہیں جس سے یہ تصور ہو کہ پوری مسلم قوم اس حال میں ہے۔

اخبارات میں ایسے مضامین شائع کئے جاتے ہیں' جن سے مسلمان مشتعل ہوں' مقدس شخصیات کے خلاف غلط تصورات پھیلائے جاتے ہیں' اسلامی مظاہر کو غلط طریقے سے پیش کیا جاتا ہے' کبھی ایسا کپڑا نکالا جاتا ہے جس میں قرآن کریم کی آیات کا ڈیزائن بنا ہوتا ہے' کبھی ایسے جوتے نکلتے ہیں جن میں نام مبارک ہوتا ہے' کیا یہ مجنونانہ حرکتیں نہیں ہیں؟ کیا یہ مہذب طریقے ہیں؟

بازاروں میں ایسے نمونے لائے جاتے ہیں جن سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوں اور اسلامی تصورات اور شعائر کی اس میں اہانت ہو' عالمی ذرائع ابلاغ وقتاً فوقتاً ایسے مضامین' تصویریں اور کارٹون شائع کرتا ہے جو مسلم عوام کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔

احساس کمتری یا احساس ناکامی ایسا مرض ہے کہ جو اس مرض کا شکار ہوجاتا ہے' اس کو کسی کروٹ سکون نہیں ملتا' کسی لمحہ اس کو قرار نہیں آتا اور ہر وقت وہ اپنے آپ کو خطرات کے منہ میں تصور کرتا ہے' یہی حال اس وقت دنیائے مغرب کا ہے وہ دنیا پر غالب رہنے کے باوجود خوفزدہ ہے' اسے ہر جگہ اسلام کا بارعب چہرہ نظر آتا ہے' وہ نماز کے منظر سے ڈرتا ہے' وہ مسجدوں کے میناروں سے خوفزدہ ہے' اسے مدرسوں سے ڈر لگتا ہے' اسے نقاب سے انقلاب کے

آثار نظر آتے ہیں' اور اس کے اعصاب جواب دینے لگتے ہیں' اس کے اہل قلم ہفوات بکنے لگتے ہیں اور مغربی تہذیب کے قلعے لرزتے نظر آتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ احساس کمتری کی چھوت سے کسی کو گلو خلاصی نہیں' افراد ہوں یا جماعتیں' قبائل ہوں یا خاندان' دانائی و فرزانگی کے ٹھیکیدار ہوں یا محنت و مشقت کی چکیوں میں پسنے والے مزدور پیشہ لوگ' کسی کو اس کے ظالم ہاتھوں سے چھٹکارا نہیں' چنانچہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جو اس لعنت میں گرفتار ہوتا ہے اس کو اپنے حریف کے نقائص اور اس کی برائیوں کی تلاش شروع ہوجاتی ہے' وہ ہاتھ دھوکر اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے' ہر وقت وہ اس فکر کے اندھن میں جلتا رہتا ہے کہ وہ کیسے اس کو شکست دے اور کیسے وہ ناکامیوں کا قلادہ اس کی گردن میں ڈالے' وہ اپنی اس ناپاک مہم کو انجام دینے کے لئے جائز اور ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے اور اس میں اپنے خواب کی تعبیر سمجھتا ہے' اگر زمانہ نے مساعدت کی اور قسمت نے یاوری کی اور اس کو موقع ہاتھ آگیا تو وہ چکتا نہیں بلکہ اس صورت میں اس کا موقف نہایت جارحانہ اور وحشیانہ ہوتا ہے۔

یورپ کو اپنی طویل تاریخ میں مسلمانوں سے دینی' سیاسی اور اقتصادی میدان میں جو تلخ تجربات ہوئے ہیں' اس کی وجہ سے جوش انتقام میں سارے اقدار کو پامال کئے دے رہا ہے اور جوش انتقام میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے اور خاک کے ڈھیر میں تبدیل کرنے کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں بھی اس کی مہم بہت تیز ہے تاکہ اسلام کا نظام حیات دوبارہ دنیا پر اپنا تسلط نہ جما سکے اور یورپ کی ملحدانہ تہذیب جو سسکیاں لے رہی ہے دم نہ توڑ دے۔

مسیحی طاقت اور یہودی دماغ نے علم اور فکر کے راستے سے اسلام پر حملہ کیا' اس سے اس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ اسلام سے مسلمانوں کا رشتہ کمزور پڑ جائے' بلکہ یوں کہئے کہ منقطع ہوجائے' اس لئے اس کی کوشش کی کہ مسلم بچوں کی ایسی نشوونما ہو کہ وہ مغربی افکار کے حامل اور الحاد و لادینیت کے سانچے میں ڈھل جائیں' اسلام سے بے زار اور برگشتہ ہوں' یورپ کی سامراجی حکومتوں نے طاقت کے زور پر اپنے عہد حکومت میں اس ناپاک اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی' مستشرقین اور عیسائی مبلغوں نے اس کام کو آگے بڑھانے اور اس مہم کو تیز رکھنے میں اہم رول ادا کیا' ان سامراجی حکومتوں کا جوش انتقام اس پر ٹھنڈا نہ ہوا' بلکہ انہوں نے قومی' وطنی اور لسانی عصبیت کا صور پھونک کر مسلمانوں کی جمعیت اور ان کے شیرازہ کو منتشر کرنے کی بھی کوشش کی کسی حد تک ان کو اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی اور لسانی' قومی عصبیت کی آگ نے مسلمانوں کے اتحاد کے شیرازہ کو خاکستر کردیا۔ ایک طرف مغربی دنیا کی طرف سے سازشوں کا یہ جال بچھایا جارہا تھا۔ دوسری طرف خدا کی قدرت قاہرہ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ان ریشہ دوانیوں کے پھندے میں گرفتار ہوں:

”ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ
خیر الماکرین۔“

چنانچہ اس نے اسلام کی حفاظت و بقا کے لئے ایسے مردان کار کو میدان میں اتارا' جنہوں نے اپنی فہم و فراست اور ایمان کی روشن قندیل سے اسلام کی حفاظت اور اس امت کی نگہبانی کی اور مغربی تہذیب کی خامیوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کیا' انہوں نے کھل کر اس پر تنقید کی اور اس کی کمزوریوں اور سامراج کی انسانیت سوز حرکتوں کو عیاں کیا' دنیائے یورپ کو اب اس کا احساس ہوچلا ہے کہ جس طرح وہ آج سے بہت پہلے عسکری صلیبی جنگوں میں ناکام ہوا تھا' آج فکری صلیبی جنگوں میں ناکامی کے دہانے پر کھڑا ہے اور وہ اسلام جس کو اس نے اپنے اقتدار سے محروم کرنے کی کوشش کی بہت تیزی کے ساتھ لوگوں کے قلوب اس کا نشیمن بنتے جارہے ہیں اور اسلام کی محبوبیت اور مقبولیت کا ابھار رجحان عام پایا جارہا ہے کہ جن قوموں کو اسلام کی شاہراہ سے ہٹا کر کفر و الحاد کی تنگ و تاریک گلیوں میں ڈالا گیا تھا وہ نئے عزائم' نئے حوصلوں اور امنگوں کے ساتھ پھر اسلام کی شاہراہ کی طرف اپنا رخ موڑ رہی ہیں' ان حالات نے مغربی ممالک کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ کوئی نیا محاذ کھولیں۔

اسلامی ممالک میں جو عیسائی مشنریاں کام کررہی ہیں' ان کی رپورٹوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی بیداری کی لہر بہت تیزی سے پھیل رہی ہے' یہاں تک کہ وہ ممالک جن کو پسماندہ کہا جاتا ہے' وہاں کے لوگ بھی مشنریوں کے بے دریغ وسائل استعمال کرنے کے باوجود عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی طرف زیادہ مائل ہورہے ہیں خود دیار یورپ میں بھی اسلام کے نئے نئے شگوفے کھل رہے ہیں۔ اصحاب فکر اور ارباب سیاست اسلام کا مطالعہ کرکے اسلام کی طرف مائل ہورہے ہیں اور یہ بات اس کی عقل کی گرفت میں نہیں آرہی ہے کہ ہر جگہ مسلمان مظلوم اور مقہور ہیں' لیکن ان کے جوش دینی کا حال یہ ہے کہ وہ ایمان کی راہوں پر مرمٹنے کو متاع حیات سمجھتے ہیں۔ مغرب کے لوگ اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں جو ایک مرد مومن کی نگاہ میں کوئی معمہ نہیں' کیونکہ اس کو اس بات پر کامل اذعان و ایقان حاصل ہے کہ یہ خدا کا پسندیدہ دین اور مذہب مختار ہے اور وہ اپنے دین کو پوری دنیا کے اندر غالب کرکے رہے گا۔

مغرب نے اسلام کو دبانے کی ہر کوشش کی لیکن اسلام کا سدابہار درخت آج بھی وہی برگ و بار لانے کی صلاحیت رکھتا ہے' ہزار اس کو قیود کے آہنی شکنجوں میں جکڑا جائے لیکن اس کی جو ابھرنے کی فطرت ہے اس کا ظہور ہو کر رہے گا:

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اُتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

اور اس لئے بھی کہ مغرب کا رویہ ہمیشہ جابرانہ اور ظالمانہ رہا ہے اور یہ کلیہ ہے کہ ظلم کی ناؤ سدا نہیں چلتی اور نہ ہی اس کا درخت پنپتا ہے' بلکہ ظلم کا انجام بُرا اور اس کا منہ کالا ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ردعمل کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے جس سے بڑے بڑے انقلاب رونما ہوئے ہیں' دور جانے کی ضرورت نہیں ہے' نپولین نے جب مصر پر حملہ کیا تو سارے عرب جاگ گئے اور ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا' یورپ نے جب اسلامی دنیا پر صلیبی جنگ چھیڑی تو مسلم دنیا میں ایسے حوصلہ مند پیدا ہوئے جنہوں نے یورپ کا منہ موڑ دیا' مغربی سامراج نے جب اسلامی دنیا پر قبضہ کیا تو ایسے جانباز پیدا ہوئے جنہوں نے سامراجیوں کو نکلنے پر مجبور کر دیا' اس لئے وہ دن دور نہیں کہ جب اس نئی صلیبی جنگ سے ساری دنیا کے مسلمان بیدار ہو جائیں' مغرب کو اپنی فرزانگی پر ناز ہے لیکن اس کی سوچ کی اساس نہایت ہی بودی اور کمزور ہے' اس کا یہ تصور کرنا کہ مسلمانوں کی راہوں میں کانٹے بچھا کر ان کو آگے بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے' اسلام سے ان کے تعلق کو ختم کیا جاسکتا ہے' لیکن شاید اس کو یہ معلوم نہیں کہ اس جدید جنگ کی وجہ سے ساری دنیا کے مسلمان جاگ گئے ہیں' ان کو اپنے اور پرائے کا ادراک ہو گیا ہے' باطل اور طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزمائی اور اس سے آنکھیں ملانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں' ان کے اندر یہ شعور جاگ گیا ہے کہ مغرب ان پر اپنا تسلط جما کر ان کو کمزور کرنا چاہتا ہے' اس لئے مغرب کے ظالمانہ نظام اور آہنی شکنجوں سے رہائی کی کوششیں جاری ہیں' یہ بیداری کی لہر ساری دنیا کے مسلمانوں میں جاری و ساری ہے' امید قوی ہے کہ اس کے نتیجے میں اسلام کی بازگشت کا وہ دروازہ کھلے گا جو بڑی بڑی تحریکوں اور دعوتوں کی کوششوں سے نہ کھل سکا تھا' اس لئے کہ موجودہ مسائل ایک مسلمان کو یہ سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ آخر اس کو ظلم وستم کی بھٹی میں کیوں تپایا جارہا ہے کیا صرف اس لئے کہ وہ مسلمان ہے؟

مسیحی دنیا میں اگر کہیں تیز ہوا چل جاتی ہے تو یورپ کے انسانی ادارے بھاگ دوڑ کرنے لگتے ہیں' لیکن اسلامی دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ بھوک پیاس ظلم وتشدد کا شکار ہیں تو عالمی طاقتوں میں حرکت نہیں پیدا ہوتی' اس لئے کہ یہاں کے رہنے والوں کا مذہب ان کے مذہب سے مختلف ہے چاہے وہ یورپین نسل کے کیوں نہ ہوں' یورپ کی یہ جانبداری اور اسلام کے ساتھ اس کا جارحانہ موقف کی تصویر اس کے اکثر بیشتر امور میں جھلکتی نظر آتی ہے۔ مغربی ملکوں کے اس ظالمانہ موقف سے متاثر ہو کر اقوام متحدہ نے بھی اسلامی ممالک کے ساتھ غیر جانبدارانہ برتاؤ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ بین الاقوامی مسائل کے حل کے لئے اس کے پاس کوئی معیار نہیں' کوئی نظام اور دستور نہیں جس کے ذریعہ سے وہ مصیبت زدہ انسانیت کے مسائل کو حل کر سکے۔ یورپ اور اسلام کی اس وقت کی حقیقی لڑائی کی بنیاد اسلامی بیداری کی وہ لہر ہے جس نے یورپ کی نیند حرام کر دی ہے اور وہ کیل کانٹے سے لیس ہو کر اس سیلاب کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے' لیکن وہ خود اپنی ان معاندانہ تدبیروں سے اور بے انصافیوں سے اور غیر ضروری پروپیگنڈہ سے اسلامی جذبہ کو قوت پہنچا رہا ہے اور آگ کو بھڑکا رہا ہے۔

☆☆..........☆☆

رانا مشتاق احمد نون کو صدمہ

رانا مشتاق احمد نون بندہ کے پرائمری کے استاذ رانا ماسٹر کریم بخش نون مرحوم کے فرزند ارجمند اور صوم وصلوٰۃ کے پابند انسان ہیں۔ ان کے جوان بیٹے رانا محمد سلیم ۳۹ سال کی عمر میں ۲۲/ستمبر کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پاکستان اسٹیٹ آئل میں اسسٹنٹ افسر کی حیثیت سے ساہیوال میں تعینات تھے کہ اچانک دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ بندہ سکھر کے تبلیغی دورہ پر تھا کہ عزیزی قاری ابوبکر صدیق سلمہ نے فون پر اطلاع دی۔ اس لئے جنازہ میں شرکت تو نہ ہوسکی۔ تقریباً ایک سال قبل مرحوم کے بڑے بھائی رانا سعید احمد نون انتقال کر گئے تھے اتنے قلیل عرصہ میں رانا مشتاق احمد نون کو دوہرے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ مرحوم کی وفات کی خبر پورے علاقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ جنازہ میں مذہبی' سیاسی' سماجی' کاروباری شخصیات سمیت علاقہ کے عوام نے بھرپور شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت علاقہ شجاع آباد کی ہردلعزیز دینی شخصیت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ نے کی۔ اللہ پاک مرحوم کے گناہوں کو معاف فرما کر ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ رانا مشتاق احمد اور ان کے گھر والوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اشکوں کی روانی

مولانا محمد زبیر اعظمی قاسمی

درِ روضہ پہ اشکوں کی روانی لے کے آیا ہوں
میں جذب و شوق کی لمبی کہانی لے کے آیا ہوں

مری خاموشیاں ہیں سینکڑوں دفتر تکلم کے
زباں رکھتا ہوں لیکن بے زبانی لے کے آیا ہوں

نہیں ہے پاس اپنے ناز کے قابل عمل کوئی
یہ کیا کم ہے امید مہربانی لے کے آیا ہوں

یہاں قرطاس عصیاں کی سیاہی صاف ہوتی ہے
یہی اک چیز وجہ شادمانی لے کے آیا ہوں

نہ کوئی مرتبہ میرا، نہ کوئی وصف ہے مجھ میں
مگر لب پر صدائے نعت خوانی لے کے آیا ہوں

پریشانی، پشیمانی، معاصی اور نادانی
شفاعت کے لئے کیا کیا نشانی لے کے آیا ہوں

زبیر اک مشغلہ اپنا مدینے کا تصور ہے
خیالوں میں وہی یادیں سہانی لے کے آیا ہوں

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

درِ خیر البشر ﷺ

یوسف قدیری رحمۃ اللہ علیہ

واللہ میں کہاں، درِ خیر البشر کہاں
لے آئی آج مجھ کو میری چشم تر کہاں

تاب نظر بھی دیتے ہیں اذنِ نظر کے ساتھ
ورنہ بشر کہاں درِ خیر البشر کہاں

جاگے نصیب خفتہ مدینے میں آگئے
شب کی یہاں سحر ہے سحر کی سحر کہاں

پہلے پہل وہ گنبد خضرا کا دیکھنا
حیرت سے دیکھتی تھی نظر ہے نظر کہاں

اے ساکنانِ شہر حرم جاگتے رہو
شب کی یہاں سحر ہے سحر کی سحر کہاں

کھوئے ہوئے سے پھرتے ہیں ہم جلوہ گاہ میں
ان کی خبر کے بعد اب اپنی خبر کہاں

یوسف انہوں نے سن لیا ورنہ حقیقتاً
میری دعا میں میری زباں میں اثر کہاں

مرسلہ: حاجی آدم عبداللطیف میمن

تاریکی میں امید کی کرنیں

اُمید سے مشکلات سے گزرنا آسان ہوجاتا ہے، اُمید ہی صحرا کو باغ میں بدل دیتی ہے، کڑواہٹ کو شہد جیسی مٹھاس میں بدل دیتی ہے، چھوٹا اور تنگ گھر محل معلوم ہونے لگتا ہے اور کم مال میں بھی غنا اور راحت میسر آتی ہے، ورنہ نا امیدی اور یاسیت میں تو یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ اپنا جوتا اگر کاٹنے لگے اور تنگ محسوس ہو تو دنیا بھی تنگ لگنے لگتی ہے۔

خطبہ: الشیخ العلامۃ قاضی القضاۃ الشیخ صالح بن حمید

دوسری قسط

ترجمہ: مفتی مزمل حسین کپاڈیا

آپ کو عید کا دن مبارک ہو اور دیگر ایام بھی خیر اور سعادت کے ساتھ محفوظ ہیں (ان پر مشقت اور آزمائشی حالات میں آپ کو دامن امید سے وابستہ رہنے کی تلقین کیوں کر رہے ہیں؟) اس لئے کہ خوش حالی، امن اور نعمتوں میں انسان کو مستقبل کے متعلق اچھی امیدوں کا خیال نہیں آتا، اس لئے روشن دن میں سورج کے سامنے بتیوں اور چراغوں کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ چراغ کی ضرورت اندھیرے میں ہوتی ہے، ایک چراغ اندھیروں کو چاک کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے، تکلیف کے بعد ہی اس سے نکلنے کا راستہ ظاہر ہوتا ہے، شکست کے بعد ہی مدد کی امید ہوتی ہے، سپیدہ صبح ایک اندھیری رات کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے۔

انسان کی نیک بختی اس میں نہیں کہ وہ اُن چیزوں کی تمنا میں وقت گزارے جو سرے سے اس کے پاس موجود ہی نہیں، اور جو نعمتیں اس کے پاس موجود ہیں ان سے فائدہ نہ اٹھائے، نیک بختی کی کوئی منزل نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو جہدِ مسلسل کا نام ہے جسے پوری زندگی کرتے رہنا ہے۔ بعض لوگوں کو ظاہری اعتبار سے منزل تو مل جاتی ہے، لیکن اس کا حقیقی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، مال سے چارپائی تو خریدی جاسکتی ہے، لیکن نیند نہیں۔ گھڑی تو خریدی جاسکتی ہے لیکن وقت نہیں خریدا جاسکتا، مکان تو خریدا جاسکتا ہے، لیکن راحت، سکون اور سعادت خریدی نہیں جاسکتی۔

صرف مچھروں کو مار دینے سے گندے پانی کا تالاب خشک نہیں ہوگا، البتہ گندے پانی کے تالاب کو صاف کردینے سے مچھروں کی مشکلات سے نجات ملے گی، جو شخص اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہوسکے تو اس کا آگے چلنا بہت مشکل ہے، وہ شخص بہت ہی خطرناک ہے جو اچھے مستقبل کی امید کے بغیر زندگی گزارے۔

حضرت عمر بن الخطاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''تمام بھلائیاں راضی رہنے میں ہیں، لہٰذا اگر تم راضی رہ سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ صبر کرو۔''

اے اللہ کے بندو! نیک شگونی اور اچھی امید رکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان موجودہ زمینی حقائق سے انکار کردے یا مشکلات اور آزمائش سے آنکھیں چرالے اور ان کو دور کرنے کے لئے اسباب اختیار نہ کرے، اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے طرزِ عمل میں اور معاملات میں احتیاط نہ برتے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ منصفانہ کے تحت حقیقی خوشی، حقیقی سرور، دل کی راحت، دل کی سکینت اور دل کی سلامتی اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنے اور اللہ پر یقین کامل میں رکھی ہے اور اللہ کے فیصلوں پر ناگواری، غصہ اور اللہ کے فیصلوں کے بارے میں شک کرنے سے غم اور ملال کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ (تخریج طبرانی کبیر)

اللہ تعالیٰ تمہیں محفوظ رکھے تم اپنے ماضی پر غم کھاتے ہوئے حال کو برباد مت کرو، نیک شگونی اور مستقبل کے متعلق اچھی امیدوں سے وابستہ رہنا صحت عقل اور نفس کی پاکیزگی کی دلیل ہے۔ حکماء کہتے ہیں: مردہ پر آہ و بکاء کرنے سے اس کی زندگی نہیں لوٹ آئے گی، بلکہ اس میت کے لئے دعا، اس کا ذکر خیر اور اس نے جو اچھے اور کارآمد اثرات چھوڑے ہیں وہ اس کو زندہ رکھیں گے۔

نیک شگون اور اچھی امیدوں سے وابستگی کا اصل راز اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو استوار کرنے اور اس کو مضبوط رکھنے میں ہے، نماز، ذکرِ الٰہی، دعا یہ سب نیک شگون اور اللہ کے دامن امید سے وابستہ ہونے کے ذرائع ہیں اور اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا یہ ان سب کا احاطہ کرتا ہے۔

''اور تم ان لوگوں (یعنی کافر دشمن) کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ، اگر تمہیں تکلیف پہنچی ہے تو ان کو بھی اسی طرح تکلیف پہنچی ہے جیسے تمہیں پہنچی ہے، اور تم اللہ سے اس بات کے امیدوار نہیں۔ اور اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک ہے۔''

(النساء:۱۰۴)

"(مسلمانو!) تم نہ تو کمزور پڑو اور نہ غمگین رہو، اگر تم واقعی مؤمن ہو تو تم ہی سر بلند ہو گے۔" (آل عمران:۱۳۹)

"اگر تمہیں ایک زخم لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی اسی جیسا زخم لگ چکا ہے۔ یہ تو آتے جاتے دن ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور مقصد یہ تھا کہ اللہ ایمان والوں کو جانچ لے، اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہید قرار دے، اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔" (آل عمران:۱۴۰)

"اور مقصد یہ (بھی) تھا کہ اللہ ایمان والوں کو میل کچیل سے نکھار کر رکھ دے اور کافروں کو ملیامیٹ کر ڈالے۔"

(آل عمران:۱۴۱)

"بھلا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (یونہی) جنت کے اندر جا پہنچو گے؟ حالانکہ ابھی تک اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانچ کر نہیں دیکھا جو جہاد کریں اور نہ ان کو جانچ کر دیکھا ہے جو ثابت قدم رہنے والے ہیں۔"

(آل عمران:۱۴۲)

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو بھی قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ سب بیان کرتے ہوئے میں اپنے لئے، آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر گناہ اور خطا سے توبہ کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔ اسی سے معافی مانگیئے وہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

ہر طرح کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ ہی ہر طرح کی تعریفوں کا سزاوار ہے جب تک بندے فرائض پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی قربت حاصل کرتے رہیں، اور مستحبات و مندوبات پر عمل کرتے ہوئے قربت کے اعلیٰ مراتب طے کرتے رہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اپنے بندوں کی توبہ بھی قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔ ہر طرح کی تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے جب تک طلب گار اپنے مطلوب (اللہ کی قربت) کی طلب میں آستینیں چڑھائے رہیں۔ اللہ اس وقت بھی سب سے بڑا ہے جب تک طلب گار اپنی پسندیدہ چیز کی طلب میں تیزی سے مشغول رہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ایمان کی طرف ہماری راہ نمائی کی، قرآن کریم اور سنت نبویہ سے ہمیں اعزاز بخشا، میں اس کے احسانات وانعامات پر اس پاک ذات کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میں گواہ ہوں اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی صفت تخلیق اور تقدیر میں بھی اکیلا ہی ہے اس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی کائنات کے انتظام وانصرام کے معاملے میں کوئی اس کے مقابلے پر آ سکتا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و آقا، ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اس نے ہر سیاہ و سفید اور سرخ و زرد کی طرف بھیجا ہے، درود و سلام اور برکتیں نازل ہوں اُن پر انہوں نے رسالت کا حق ادا کر دیا، امانت کو ادا کر دیا، خوشخبریاں سنائیں، عذاب سے ڈرایا، اور ان کی اولاد پر جو ہدایت کے روشن ستارے ہیں، اور ان کے ساتھیوں پر جو پاکیزہ راستوں والے ہیں اور ان کے متبعین پر بھی جنھوں نے نہایت عمدہ طریقے سے ان کی پیروی کی، نمازیں ادا کیں، روزے رکھے، حج و عمرے ادا کئے۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی تعریف کا مستحق بھی وہی ہے۔

اما بعد!

بندۂ مؤمن اللہ پر کامل یقین اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے والا ہوتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اللہ کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اللہ کے پاس ہر چیز کا شمار ہے اور اس کی رحمت اور علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں بعض لوگوں کی اپنی ذہانت ان کی کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے، جب کہ کچھ لوگ دوسروں کی ذہانت کی وجہ سے کامیاب ہوتے ہیں، اگر کچھ لوگ اپنی کوششوں سے کامیاب ہوتے ہیں تو کچھ لوگ دوسروں کی سستی کی وجہ سے بھی کامیاب ہوتے ہیں، اس لئے اگر کوئی اپنی کسی بھی مجبوری کے تحت اپنی معاشی ضروریات کے لئے کوشش نہیں کر پاتا تو کوشش کرنے والا اس کی مدد کر کے کامیابی حاصل کر سکتا ہے، اللہ کسی کو محروم نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کو عطا کرتا ہے، کسی کو مرض میں مبتلا کرتا ہے تو اس مرض سے شفا بھی عطا فرماتا ہے، ورنہ اس مرض پر اور تکلیف پر ثواب بھی عنایت فرماتا ہے۔ اور اللہ کسی کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو یہ اللہ کی طرف سے حسن انتخاب ہے۔

اسی لئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مطابق اگر کوئی مصیبت اور آزمائش انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کر دے یہ اس نعمت سے بہتر ہے جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔

یاد رکھو! بعض مرتبہ انسان کوشش کرنے کے باوجود کسی مصلحت پر حکمت الٰہیہ کے تحت اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا، لیکن جو شخص کوشش ہی نہ کرے تو اس کا ناکام ہونا تو یقینی ہے اور سب سے بڑی ناکامی کوشش اور عمل نہ کرنا ہے۔

اہل علم کہتے ہیں: مشکلات اور آزمائشیں اس لئے نہیں آتیں کہ لوگوں کو ہلاک کر دیا جائے بلکہ ان کے ایمان، صبر اور عمل کا امتحان ہوتی ہیں، اللہ کے نزدیک اجر و ثواب عمل اور کوشش سے مربوط اور پیوستہ ہے، نتائج اور عمل پر ملنے والے پھل سے نہیں لہٰذا اگر کوشش کی، عمل کیا، لیکن منزل مقصود نہ ملی تو اللہ کے

یہاں اجر تو طے ہو گیا، دنیا اور آخرت کے لئے عمل اور کوشش کا منصفانہ ضابطہ یہ ہے کہ ''دنیا کے لئے ایسے کوشش کرو گویا تم ہمیشہ وہاں رہنے والے ہو اور آخرت کے لئے ایسے عمل اور کوشش کرو کہ گویا کل تم کو موت آنے والی ہے۔

ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: میں تم کو ایسی گالی دوں گا کہ جو تمہاری قبر میں بھی تمہارے ساتھ جائے گی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: نہیں، بلکہ تمہاری قبر میں تمہارے ساتھ جائے گی، یعنی اپنے عمل کے ساتھ اپنے اقوال میں بھی حسن قول اختیار کرو، برے اقوال سے اجتناب کرو۔

اگر تمہارا دل اداسی اور تنگی محسوس کرے اور غم سے بوجھل ہونے لگے، اللہ کی تسبیح وتحمید (پاکیزگی اور تعریف) بیان کرو، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تاکید فرمائی ہے اور یہ امت محمدیہ کے لئے بھی ہے:

''یقیناً ہم جانتے ہیں کہ جو باتیں یہ بناتے ہیں، ان سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے، تو (اس کا علاج یہ ہے کہ) تم اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو، اور سجدہ بجالانے والوں میں شامل رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو، یہاں تک کہ تم پر وہ چیز آجائے جس کا آنا یقینی ہے۔''

(الحجر:۹۷تا۹۹)

اور فرمایا:

''پھر بھی اگر یہ لوگ منہ موڑیں تو (اے رسول! ان سے) کہہ دو کہ: ''میرے لئے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔'' (التوبہ:۱۲۹)

بے شک یقینی نیک شگونی اور پرامیدی یہ ہے کہ اللہ کے وعدے پر یقین کامل ہو، ارشاد ربانی ہے:

''تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا، اور ان کے لئے اس دین کو ضرور اقتدار بخشے گا جسے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کو جو خوف لاحق رہا ہے، اس کے بدلے انہیں ضرور امن عطا کرے گا۔ (بس) وہ میری عبادت کریں، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور جو لوگ اس کے بعد بھی ناشکری کریں گے، تو ایسے لوگ نافرمان ہوں گے۔'' (النور:۵۵)

اور فرمایا:

''اور اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کریں گے۔ بلاشبہ اللہ بڑی قوت والا، بڑے اقتدار والا ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور لوگوں کو نیکی کی تاکید کریں اور برائی سے روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔''

(الحج:۴۰تا۴۱)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، ہر بڑے سے بڑا ہے، تمام تعریفیں زیادہ سے زیادہ اللہ ہی کے لئے ہیں، صبح ہو یا شام اللہ کی ذات پاک وپاکیزہ ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت بھی جب تک عید کی صبح روشن اور چمکتی رہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جب تک انوارات چمکتے دمکتے رہیں۔

اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ تم پر رحم کرے، اپنی عید کی خوشیاں مناؤ اور آپس میں مل جل کر رہو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، عید خوشی اور سرور کا دن ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی ناگوار باتوں سے درگزر کریں تو وہ بھی لوگوں کی ناگوار باتوں سے درگزر کرے، لوگوں سے محبت کرو، اگر کوئی شخص صرف اپنی ذات سے محبت کے خول میں بند رہتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت بیٹھ جاتی ہے، باہم اُنس و محبت کے ساتھ رہنا حسن اخلاق کی علامت ہے، جب کہ باہم نفرت اور ناپسندیدگی، بداخلاقی کی علامت ہے، حقیقی مبارک باد اور حقیقی خوشی اس کے لئے ہے جس کے روزے اور تراویح قبول ہوں، جس کی نیت صحیح اور اعمال صالح ہیں، مبارک باد ہو ان کے لئے جن کے اخلاق اچھے اور جن کی خلوت کی زندگی اچھی ہے۔ مبارک باد ہو اس مال دار کے لئے جو کسی محتاج اور غریب کی دہلیز پر خوشی کے بیج بوتا ہے، مبارکباد ہو ایسے شخص کے لئے جو بیواؤں، مساکین اور یتیموں کی خبر گیری کرتا اور ان پر احسان کرتا ہے، جو مریض کی عیادت کرتا ہے، اپنے اقرباء کی زیارت کرتا ہے۔ عید تو اس کی ہے جس نے لغزشوں سے درگزر کیا، جس نے اس کے ساتھ برائی کی اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا، عید تو اس کی ہے جس نے اپنے نفس کی حفاظت کی اور اس کو خواہشات نفسانی سے باز رکھا، عید اس کے لئے ہے جو نئے کپڑے پہن کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس خوشی میں نہ تو اللہ کو بھولتا ہے اور نہ سرکشی کرتا ہے۔

عید پر اس شخص کے لئے نیک بختی کا کوئی مقام نہیں جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اور اس مبارک دن میں رضاء الٰہی پر راضی رہنے سے محروم ہے، لوگوں کی نعمتوں پر حسد کرتا ہے، اسی طرح خیانت کرنے والے، ملاوٹ کرنے والے اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے والے کے لئے کوئی عید اور خوشی

نہیں، جس نے عید کے دن مال کو حرام لہو ولعب میں اور فسق وفجور میں خرچ کیا وہ اس عید سے کیسے حقیقی خوشی حاصل کرسکتا ہے تو اس کے لئے تو عید کا دن عارضی، ظاہری اور بے نتیجہ ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے

عید کے ضروری احکامات:

یہ بات بھی پیش نظر رکھیے کہ اس دن کچھ مخصوص اعمال کئے جاتے ہیں، مثلاً صدقۃ الفطر کی ادائیگی، لہٰذا صدقۃ الفطر (فطرہ) بھی نہایت خوش دلی سے ادا کیجئے، اس کی ادائیگی کا وقت عید کی نماز سے پہلے پہلے ہے، اس کی مقدار اور دیگر احکامات علماء کرام سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

رمضان کے بعد کرنے کے کام:

رمضان المبارک کے بعد بھی کچھ کام کرنے ضروری ہیں، یعنی جس استقامت اور مستقل مزاجی سے آپ رمضان المبارک میں عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے وہ رمضان المبارک کے بعد بھی برقرار رکھنے کی کوشش کیجئے، ساتھ ساتھ نیکی کے بدلے نیکی کرنے کی عادت بھی ڈالئے، علاوہ ازیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”اگر تم رمضان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے بھی رکھو تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے پوری زندگی روزے میں گزار دی ہو۔“

اللہ تعالیٰ ہماری نمازیں، روزے، تراویح اور دیگر تمام عبادات اور نیکیاں قبول فرمائیں۔

اس کے بعد اپنے پیارے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھی بھیجئے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے:

”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

(الاحزاب:۵۶)

اے اللہ! درود وسلام اور برکتیں نازل فرمایئے اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد پر، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر، اے اللہ! چاروں خلفائے راشدین سے راضی ہوجایئے، اور باقی صحابہ کرام سے بھی اور ان کے پیروکاروں سے بھی اور ہم سے بھی، اپنے تمام تر احسان وسخاوت، مغفرت وکرم کے ساتھ۔ اے سب کریموں سے زیادہ کریم!

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمایئے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمایئے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمایئے۔ شرک اور مشرکین کو ذلیل کردیجئے، دین کی شیرازہ بندی فرمادیجئے، اپنے مؤمنین بندوں کی مدد فرمادیجئے۔ سرکشوں، ملحدوں اور امت مسلمہ اور دین کے تمام دشمنوں کو ناکامی عطا فرمادیجئے۔

اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے پیارے نبی کی سنت اور اپنے نیک بندوں کی مدد فرمایئے۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے مقامات پر حفاظت عطا فرمایئے، ہمارے دینی وسیاسی ذمہ داروں کی اصلاح فرمادیجئے، ہمارا ذمہ دار اس کو بنایئے جو آپ سے ڈرتا ہو اور تقویٰ اختیار کرتا ہو اور آپ کی رضامندی کا طلب گار ہو، اے رب العالمین!

اے اللہ! حق اور سیدھے راستے کی راہنمائی سے ہمارے ذمہ داروں کی مدد فرمایئے، آپ اپنے پسندیدہ اور منتخب معاملات کی توفیق دیجئے، ان کو نیکی اور تقویٰ کے راستوں پر گامزن فرمادیجئے، ان کو نیک طبیعت عطا فرمایئے، دین کا مددگار بنایئے، اسلام کی آواز کو بلند کرنے والا بنایئے، مسلمانوں کو متحد کرنے والا بنایئے، ان کو ان کے نائبین اور مددگاروں کو حق و صداقت اور ہر اس چیز کی توفیق عطا فرمایئے جس میں شہروں اور شہریوں کی فلاح وبہبود ہو۔

اے اللہ! مسلمان حکمرانوں کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمایئے، ان کو اپنے مؤمن بندوں کے لئے رحمت کا باعث بنایئے اور حق وہدایت پر ان کو متحد فرمادیجئے۔

اے اللہ! ہمیں ہر برے کی برائی سے، ہر گناہگار کی چالاکی سے، دن رات فساد پھیلانے والوں کے فساد سے محفوظ فرمادیجئے۔ اے احسانات اور

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے نائب امیر اور دیرینہ کارکن حاجی عمر دین کے فرزند ارجمند محمد ناصر ۵۰ سال کی عمر میں ۲۴/ستمبر کو بعد نماز مغرب انتقال کرگئے۔ حاجی صاحب کے بقول مرحوم ان کے بیٹوں میں سے سب سے فرمانبردار بیٹے تھے۔ انتہائی لائق' دین دار اور تابع والدین تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے' انہوں نے اپنے بوڑھے والدین کے علاوہ بیوہ' دو بیٹے' ایک بیٹی پسماندگان میں چھوڑے۔ بندہ سکھر سے واپس آرہا تھا کہ برادرم مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور نے بتلایا تو حاجی صاحب کے ہاں حاضری دی۔ انہیں صابر وشاکر پایا۔ مولانا ساقی نے بتلایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر حاجی سیف الرحمن' بڑھاپے' ضعف وعوارض کے باوجود تعزیت کے لئے تشریف لے آئے تو حاجی عمر دین نے کہا کہ آپ کی تشریف آوری سے میرا آدھا صدمہ کم ہوگیا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کے ساتھ اپنے شایان شان رحمت کا معاملہ فرمائیں اور اس کی لغزشوں اور خطاؤں سے درگزر فرماکر کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ حاجی عمر دین سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اکرامات والے رب! ہمیں امن وسکون والی قیادت عطا فرمادیجئے، ارکان حکومت کی تائید فرمایئے، ان کی راہنمائی فرمایئے، ان کے عزائم کو پختگی عطا فرمایئے، ان کی توفیق میں اضافہ فرمادیجئے۔ بیماروں کو شفا عطا فرمایئے، شہداء پر رحم فرمایئے، ان کے گھرانوں اور اولاد کی حفاظت فرمایئے۔

اے اللہ! ہمارے بہت سے بھائی ایسے ہیں جو طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہیں، پریشانیوں میں پھنسے ہوئے ہیں، تنگی کا شکار ہیں، ظلم وستم نے ان کا گھر دیکھ لیا ہے، ان کا خون بہایا جاتا ہے، بچوں کو قتل کردیا جاتا ہے، خواتین کو بیوہ کردیا جاتا ہے، اے اللہ! اے کمزوروں کے مددگار! اے مؤمنوں کو نجات دینے والے! ان کی مدد فرما، ان کے معاملات کا نگہبان بن جا، ان کی پریشانیاں اور مصائب کو دور فرمادے۔

اے اللہ! مسلمانوں کے حالات کو درست کردیجئے! اے اللہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے حالات کو درست کردیجئے، ان کے جان و مال کی حفاظت فرمایئے، ان کو اتحاد واتفاق کی توفیق عطا فرمایئے، ان میں سے بہترین لوگوں کو ان کا ذمہ دار بنایئے، ان کے برے لوگوں کو ناکام کردیجئے، عدل وانصاف اور امن و سکون کو عام فرمادیجئے، ہر قسم کے ظاہری و پوشیدہ فتنوں اور تکالیف سے ان کو محفوظ و مامون فرمادیجئے۔

اے اللہ! ہم اور تمام مسلمانوں کو مہنگائی، وبا اور بیماریوں، سود خوری، زنا، قلت رزق، بے لباسی، زلزلوں اور دیگر فتنوں سے محفوظ فرمادیجئے۔

اے اللہ! غاصب یہودیوں کو پکڑ لیجیے، وہ آپ سے بھاگ کر نہیں جاسکتے، ان کو ایسی سزا دیجئے جو مجرموں کو دی جاتی ہے، اے اللہ! ہم ان کی گردنیں تیرے حوالے کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے بچنے کے لئے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمایئے، قبولیت کے دروازے ہمارے لئے کھول دیجئے! ہماری عبادات، دعاؤں، روزے اور تراویح کو قبول فرمالیجیے، ہمارے اعمال کی اصلاح فرمادیجئے، ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردیجئے، ہماری توبہ قبول کر لیجیے اور ہم پر رحم فرمایئے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

''اور انہی میں سے وہ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔'' (البقرۃ:۲۰۱)

اے اللہ! آپ پاک وپاکیزہ ہیں، لائق تعریف ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ سے معافی مانگتا ہوں اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، صبح ہو یا شام اللہ ہی پاک و پاکیزہ ہیں، اللہ تعالیٰ درود وسلام اور برکتیں نازل فرمائے ہمارے سردار وآقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی اولاد و ازواج اور ان کے ساتھیوں پر زیادہ سے زیادہ۔

☆☆.........☆☆

مولانا شجاع آبادی کا دورہ کوہاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۶/ستمبر کو کوہاٹ شہر میں تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد محلہ میاں بادشاہ میں عشاء کی نماز کے بعد ''عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد'' کے عنوان پر ایک گھنٹہ بیان کیا، جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

۱۷/ستمبر کو مدرسہ انوار الصحابہؓ جنگل خیل میں اسباق کی افتتاحی تقریب بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ جس میں مجلس خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا محمد عابد کمال نے پشتو زبان میں بیان کیا، جبکہ آصف ترابی نے نعت پیش کی۔ بعد ازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فضیلت علم، مدارس کی اہمیت و ضرورت اور عقیدۂ ختم نبوت پر خطاب کیا۔ مولانا محمد عاصم شنواری ناظم تبلیغ کوہاٹ نے مہمان مکرم کا شکریہ ادا کیا۔

۱۷/ستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد بجلی ہنگو روڈ محمد زئی میں مولانا شجاع آبادی نے درس قرآن دیا۔ جس میں نمازیوں کی کثیر تعداد کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ سیدنا امیر معاویہ محمد زئی، قاری محمد عبد اللہ نے خصوصی شرکت کی۔ تمام پروگراموں کا انتظام حاجی محمد علی نے کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے جمعیت طلبا اسلام کے سابق رہنما حاجی جاوید پراچہ سے بھی ملاقات کی جبکہ رہائش حاجی محمد شعیب کے گھر محلہ میاں بادشاہ میں رہی۔

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

حج کے فضائل وبرکات

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

تیسری قسط

حج کا ثواب عظیم:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد خیف میں (جو منیٰ میں ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا' آپ کی خدمت میں دو شخص آئے ایک انصاری دوسرا ثقفی' دونوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دعا دی اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ سے کچھ باتیں پوچھنے آئے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تم پوچھنے آئے ہو اگر تمہارا دل چاہے تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنے آئے ہو؟ اور اگر تم چاہو تو میں خاموش رہتا ہوں تم خود دریافت کرلو!..... ان دونوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! آپ ہی ہمارے سوالات بھی بتادیجئے تاکہ ہمارے ایمان و یقین میں اضافہ ہو' اس کے بعد انصاری صحابیؓ نے ثقفی صحابیؓ سے عرض کیا: اللہ کے رسول سے پہلے آپ اپنا سوال پوچھ لیں' ثقفی نے عرض کیا: نہیں! پہلے آپ معلوم کرلیں' آپ ہی کا حق پہلے ہے۔ اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو کچھ میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایئے وہ کیا ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے پاس یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ بیت اللہ کے ارادے سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ بیت اللہ کا طواف کرنے میں کیا اجر ہے؟ طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے میں کیا فائدہ ہے؟ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا کتنا ثواب ہے؟ میدان عرفات میں عرفہ کے دن ٹھہرنے کا کتنا اجر ہے؟ جمرات کی رمی کرنے اور قربانی کرنے پر کیا ثواب ہے؟ سر منڈانے پر کیا اجر ہے؟ اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا کیا ثواب ہے؟ یہ سن کر انصاری صحابی نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا' میں یہی باتیں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ (اس کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری صحابی کے مذکورہ سوالات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جب تم بیت اللہ کی (زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستے میں تمہاری اونٹنی کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اور بیت اللہ کا طواف کرنے میں ایک قدم رکھنے اور اٹھانے میں تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی' ایک گناہ مٹایا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور طواف کے بعد تمہارا دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنو اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ثواب ستر غلام آزاد کرنے کے مساوی ہے۔

عرفہ کے دن شام کو تمہارا میدان عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں' چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے ہیں جو غبار آلود' پراگندہ بال' ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہیں' میری مغفرت اور رحمت کی امید رکھتے ہیں: (لو! میرے ان بندوں کے بارے میں سنو!) اگر ان کے گناہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے مساوی ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے انہیں معاف کردیئے۔ میرے بندو! (اب) تم واپس چلے جاؤ' تمہاری بخشش ہوگئی اور جن کے بارے میں تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دوں گا)۔

جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کرو گے' ہلاک کرنے والے اور جہنم واجب کرنے والے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہوگا اور تمہاری (حج کی) قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمہارے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا ہوگی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ سائل نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر اس کے گناہ کم ہوئے تو پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کو تمہاری نیکیوں میں جمع کردیا جائے گا (اس کے بعد آخر میں) تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ ہوگا اور ایک فرشتہ آئے گا' جو تمہارے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا (آئندہ نئے سرے سے) عمل کرو! تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں۔

(القریٰ لقاصد ام القریٰ)

سبحان اللہ! حج کرنے کا کتنا عظیم اجر و ثواب ہے' قدم قدم پر نیکیاں' گناہوں کی معافی' درجات کی بلندی' غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب' میدان عرفات میں قیام کرنے پر بے شمار گناہوں سے درگزر' جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ گناہ کبیرہ کی معافی

قربانی کا ثواب محفوظ' سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ ایک نیکی اور ایک گناہ کی معافی' یہ فضائل ایسے ہیں کہ اگر حج فرض نہ ہو تب بھی ان کو حاصل کرنے کے لئے حج کیا جائے اور بار بار کیا جائے' اس لئے جن پر حج فرض ہو' انہیں مذکورہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضرور حج کرنا چاہئے۔

پیدل حج کرنے کا ثواب:

ہر سال ہزاروں مسلمان حج کرتے ہیں' جن میں بہت سے حاجی سواری پر حج کرتے ہیں اور بہت سے پیدل کرتے ہیں اور سواری پر حج کرنے والوں کو بھی کچھ نہ کچھ پیدل چلنا ہی پڑتا ہے بلکہ آج کل حج کی مشقت سفر کے بجائے حج ادا کرنے میں ہو رہی ہے' کیونکہ حاجیوں کی اس قدر کثرت ہے کہ اب سواری پر حج کرنا پیدل حج کرنے کے مقابلے میں زیادہ دشوار ہے' کوئی بہت ہی کمزور' بیمار اور معذور ہو تو الگ بات ہے ورنہ پیدل حج کرنا کافی آسان ہے اور احادیث طیبہ میں اس کے فضائل بھی بہت آئے ہیں۔ یہاں ان کا مختصر انتخاب پیش کیا جاتا ہے تاکہ اگر کسی میں پیدل حج کرنے کی قوت ہو تو وہ یہ ثواب حاصل کر سکے اور جو شخص پورا حج پیدل نہ کر سکے تو جتنا کر سکے کر لے اور کچھ نہ کچھ پیدل حج کا ثواب حاصل کر لے۔

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو بلا کر جمع کیا اور فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (حج کے لئے) مکہ مکرمہ سے پیدل چلے اور واپس مکہ مکرمہ آجائے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر سات سو نیکیاں (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھیں گے' ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہے' عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (مستدرک)

مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کا یہ ثواب ہے کہ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں عطا ہوں گی' جب ایک قدم پر یہ ثواب ہے تو سارے راستے کا کتنا زیادہ ثواب ہوگا؟

دس ارب نیکیاں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص منیٰ سے عرفات تک پیدل حج کرے' اس کے لئے حرم کی نیکیوں میں سے سو ہزار نیکیاں درج کی جائیں گی' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔''

ایک سو ہزار کو ایک لاکھ میں ضرب دینے سے دس ارب کی تعداد بن جاتی ہے' جس کا حاصل یہ ہوا کہ صرف منیٰ سے عرفات تک پیدل جانے والے حاجی کو دس ارب نیکیاں ملیں گی' سبحان اللہ! کتنا عظیم ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی ہمت و قوت عطا فرمائیں۔ آمین۔

جو لوگ حج نہیں کرتے وہ غور کریں کہ حج نہ کرنے کی بنا پر گناہ گار ہونے کی علاوہ وہ کتنی لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں نیکیوں سے محروم ہیں' کیا انہیں مرنا نہیں ہے اور حقیر دنیا چھوڑنی نہیں ہے؟ اور جب مرنا بھی یقینی ہے اور دنیا کو چھوڑنا بھی ضرور ہے تو پھر حج کرکے آخرت کے لئے نیکیوں کے ذخائر جمع کریں تاکہ آخرت میں کام آئیں۔

عمرہ کا ثواب:

حج سے پہلے یا حج کے بعد اکثر عمرہ کیا جاتا ہے اور عمرہ کا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث میں عمرہ کو چھوٹا حج بتایا گیا ہے' اس کے چند فضائل ہیں:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا اور حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہے۔''

(بخاری و مسلم)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو' کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر و فاقہ محتاجگی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں' جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے و چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔''

(ترمذی)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

(ابن ماجہ)

اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگانا ہے' جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ بھی ہو جاتا ہے' دعا بھی قبول ہوتی ہے' فقر و فاقہ بھی ختم ہوتا ہے اور خوش حالی اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور نیز حج مبرور کے بدلے میں جنت عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے' جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے وہ کہاں ہیں؟ کیا وہ گناہوں سے پاک نہیں ہونا چاہئے؟ کیا انہیں جنت درکار نہیں؟ اگر درکار ہے تو پہلے حج کا فریضہ انجام دیں۔

رمضان المبارک کا عمرہ:

''حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ (میرے خاوند) ابوطلحہ اور ان کے بیٹے حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے' آپ نے فرمایا: کہ اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا (ثواب میں) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (ابن حبان)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے اور بھی احادیث میں مذکور ہے' لیکن مذکورہ حدیث میں ہے کہ: ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' اللہ پاک بار بار رمضان المبارک کا عمرہ مقبول نصیب فرمائے۔ (آمین)

مدینہ طیبہ کے فضائل:

حج اور عمرہ کرنے والے کو حج وعمرہ کرنے کے بعد دوسری سب سے بڑی دولت ونعمت مدینہ منورہ کی حاضری' مسجد نبوی کی زیارت اور دونوں جہاں کے سردار اور آقا ومولیٰ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلاواسطہ حضوری اور براہِ راست سلام پیش کرنے کی وہ سعادت ہے جو بہت ہی بلند نصیبہ کی بات ہے' جو لوگ حج کی استطاعت ہوتے ہوئے حج نہیں کرتے وہ اس عظیم سعادت سے بھی محروم رہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی محرومی نہیں۔ اب کچھ فضائل اور برکات مدینہ منورہ کے پیش کئے جاتے ہیں:

شفاعت اور سفارش:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میرا جو امتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کر کے وہاں رہے گا' میں قیامت کے دن اس کی شفاعت اور سفارش کروں گا۔'' (صحیح مسلم)

طاعون اور دجال سے حفاظت:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں' اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکتا۔'' (صحیح بخاری ومسلم)

دعا کرنا ہر مومن کے اختیار میں ہے' اس لئے مدینہ طیبہ میں رہنے کی دعا خود بھی کرنی چاہئے اور دوسروں سے بھی کرانی چاہئے۔

مسجد نبوی کی عظمت:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آدمی اگر اپنے گھر پر نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے اور محلّہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب ہوتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی میں بھی پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد الحرام میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے کوئی شخص پچاس ہزار نمازیں ادا کرے' اللہ اکبر! کتنا عظیم ثواب ہے' اس لئے مدینہ جانے والوں کو ہر نماز مسجد نبوی میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

دو مقبول حج کا ثواب:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے اور پھر میرا ارادہ کر کے میری مسجد میں آئے تو اس کے لئے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔'' (دیلمی)

نفاق اور دوزخ سے برأت:

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں ادا کیں' ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی تو اس کے لئے دوزخ سے اور ہر قسم کے عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی (اسی طرح) نفاق سے برأت بھی لکھ دی جائے گی۔'' (طبرانی)

جنت کا باغیچہ:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی جگہ اور آپ کا حجرۂ مبارک جس میں آپ آرام فرما ہیں' ان کے درمیان جو زمین کا حصہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں کا خاص محل ہے' جس کی بنا پر گویا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے' جو بندہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب بن کر اس میں آیا تو گویا وہ جنت کے ایک باغیچہ میں آ گیا اور انشاء اللہ آخرت میں بھی وہ اپنے آپ کو جنت کے ایک باغیچہ میں پائے گا۔ (معارف الحدیث)

(جاری ہے)

خبروں پر ایک نظر

ممتاز قادری کو سزائے موت دینا اہانت رسول کی کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے: مقررین کانفرنس

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلاک ۱۲ میں ۲/اکتوبر ۲۰۱۱ء کو منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ کلیدی عہدوں اور ایٹمی توانائی کے شعبوں پر براجمان قادیانی غیر محسوس انداز میں ملکی سلامتی کے خلاف خطرناک کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں۔ غازی ممتاز قادری کو سزائے موت دینا گستاخان رسول کو اہانت رسول کی کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے۔ حکومت اگر سلمان تاثیر کے گستاخانہ بیانات کا ایکشن لیتی تو کبھی بھی ممتاز قادری اقدام قتل پر مجبور نہ ہوتا۔ کانفرنس کی صدارت ممتاز عالم دین مولانا قاری زاہد اقبال نے کی۔ مہمان خصوصی معروف روحانی شخصیت مولانا سید جاوید حسین شاہ تھے جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد ارشاد، اہلسنت والجماعت کے مولانا محمد عالم طارق، جمعیت علماء اسلام کے مولانا مفتی محمد عثمان کے علاوہ پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری محمد اصغر عثمانی، مولانا احمد ہاشمی شاہ، مولانا عبدالباقی، مولانا کفایت اللہ حنفی اور مولانا محمد جمیل انور سمیت متعدد مذہبی راہنماؤں نے شرکت و خطاب کیا۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کراچی اور قبائلی علاقہ جات کی طرح چناب نگر میں بھی حکومت کی رٹ قائم کی جائے۔ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال کرنے سے منع کیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت کو ختم کیا جائے، آئین کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔ مولانا سید جاوید حسین شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دینے والوں پر انوارات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ناموس رسالت کی حفاظت عبادت پر فوقیت کا درجہ رکھتی ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو نبی مان کر توہین انبیاء، توہین صحابہؓ اور توہین اہلبیت کا ارتکاب کیا۔ مرزا قادیانی کی کتابیں تضادات و خرافات کا مجموعہ ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار، اسلام اور ملک دشمن طاقتوں کے جاسوس ہیں، لہٰذا سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ امریکا بہادر افغانستان میں اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے پاکستان پر الزام تراشیاں کر رہا ہے۔ حقانی نیٹ ورک کا بہانہ بنا کر وہ پاکستان سے ایٹم بم چھیننا چاہتا ہے۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ قادیانیوں کو پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ سمیت تمام عدالتیں غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہیں، تمام مسلمان شیزان سمیت تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ قادیانی عفریت بیرونی دنیا میں اسلام اور پاکستان کو بدنام کر رہا ہے۔ کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی اقلیت کے اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لئے جائیں۔ ناموس صحابہؓ اور ناموس اہل بیت کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی جائے۔ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا، سزائے موت نافذ کی جائے۔ غازی ممتاز قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے۔

اندرون سندھ میں امدادی سرگرمیاں

کراچی... (رپورٹ: ابن مشتاق مجذوبی)

الحمدللہ! گزشتہ سال کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء نے متاثرین سندھ کے لئے امدادی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ ۲۴/ستمبر بروز ہفتہ کو میرپور خاص میں سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے دو ٹرک روانہ کئے۔ کراچی سے خدام ختم نبوت سید انوار الحسن، سلمان الیاس، طارق سمیع، سید محمد شاہ، صابر خان، زاہد ابرار و دیگر احباب کی نگرانی میں امدادی سامان میرپور خاص مرکز جامع مسجد مدینہ میں پہنچا۔ جامع مسجد مدینہ کے خطیب مولانا حفیظ الرحمن نے اپنی نگرانی میں ۶۰۰ پیک راشن تقسیم کئے، راشن پیک کے اندر آٹا، چاول، دالیں، چینی، چائے کی پتی، مصالحہ جات، خشک دودھ، واٹر کولر، مچھر دانی، لوشن، دوائیاں و دیگر اشیاء مہیا کی گئیں۔ اسی طرح ۲/اکتوبر بروز اتوار کی صبح ایک ٹرک امدادی سامان کا کراچی سے لے جایا گیا اس قافلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نارتھ کراچی کے ذمہ دار مولانا سعد اللہ، مفتی ریاض احمد، دفتر ختم نبوت سے مولانا توصیف احمد و دیگر رفقاء کرام شامل تھے۔ قافلہ کراچی سے ٹنڈو آدم کے قریب گوٹھ حاجی خدا

بخش کھوسو گھنڈو روڈ مدرسہ عبداللہ ابن مسعود مسجد خاتم النبیین پہنچا' وہاں مفتی حفیظ الرحمن اور علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی نگرانی میں ۱۲۸' افراد میں پیک راشن تقسیم کئے گئے۔ راشن کی تقسیم کا عمل خصوصاً ان سفید پوش دین دار متاثرین میں کیا گیا جن کو صحیح طریقہ سے امداد نہ مل سکی یا بقدر ضرورت نہ ملی تھی۔ اسی طرح متاثرین کے بچوں میں بسکٹ' چاکلیٹ' ٹافیاں' چپس کے بنے ہوئے پیکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد قافلہ چار بجے سانگھڑ شہر کی طرف روانہ ہوا۔ سانگھڑ شہر پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب امدادی سامان تقسیم کیا۔ بقیہ سامان ٹنڈو جام جامعہ عثمانیہ میں مولانا شفیق احمد کے حوالہ کیا۔ مولانا شفیق نے پہلے بھی اپنی بنائی ہوئی لسٹ کے مطابق سامان تقسیم کیا تھا۔ لہٰذا یہ سامان بھی انہوں نے اپنی لسٹ کے مطابق تقسیم کر دیا۔ الحمدللہ! اس طرح جماعت کے رفقاء نے ٹنڈو آدم' سانگھڑ شہر' ٹنڈو جام میں سامان تقسیم کیا۔ اللہ رب العزت اس محنت کو قبول فرمائے اور وہ رفقاء جنہوں نے اس کار خیر میں مالی' جانی' عملی اعتبار سے حصہ لیا' ان کی اس محنت کو قیامت کے دن نجات اور شفاعت نبوی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اشرفیہ امدادیہ ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے

اندرونِ سندھ متاثرین کی امداد و تعاون

کراچی (عبدالحئی مطمئن) اندرون سندھ حالیہ بارشوں اور سیلاب جیسی قدرتی آفات سے بہت تباہی آئی ہے۔ ان حالات میں حکومت پاکستان اور تمام مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آزمائش کے ان لمحات میں اپنے بھائیوں کی مدد و اعانت اور تعاون کے لئے آگے بڑھیں اور حتی المقدور ان متاثرین کی اعانت کریں۔ ان مشکل حالات میں الحمدللہ! علماء کرام بھی اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حلقہ میٹرو ول کے جنرل سیکریٹری استاذ العلماء مولانا مفتی عبدالجبار صاحب کی زیر سرپرستی اور مولانا عبدالرحمن صاحب کی زیر نگرانی چلنے والا ''اشرفیہ امدادیہ ویلفیئر ٹرسٹ'' بھی بھرپور خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا نظم و ضبط ختم نبوت حلقہ میٹرو ول کے مفتی عبدالجبار کے فرزندان گرامی حافظ محمد' مولانا عبیدالرحمن و دیگر باہمت کارکنان مولانا قاری اللہ دتہ' جناب عبدالمجید کیانی' جناب خرم نصیب' جناب بابر' جناب طفیل' جناب افسرین اور دوسرے کارکنان سنبھال رہے ہیں۔ حالیہ سیلاب متاثرین کے لئے ٹرسٹ کی طرف سے ضلع میرپور خاص کے علاقوں حسن مری' ہمزہ خان گوٹھ' حاجی رسول بخش گوٹھ' حاجی ابراہیم خاصخیلی' جھنڈو مری' پیار والنڈ' مبل موری' میرآباد اور ان کے مضافات میں وہاں کے ذمہ دار جمعیت علماء اسلام کے راہنما استاذ الحدیث مولانا مفتی زاہد صاحب اور خدام ختم نبوت کی زیر نگرانی ۱۰ کلو آٹا' ۵ کلو چاول' ۵ کلو چینی' ۱ کلو گھی' ایک کلو خشک دودھ' چائے پتی' مصالے اور منرل واٹر پر مشتمل خشک راشن کا پیکج تقریباً ۵۰۰ خاندانوں میں تقسیم کیا گیا۔ مزید بھی روزانہ سینکڑوں افراد میں پکا پکایا کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔

علاج معالجہ کے حوالہ سے متاثرہ علاقوں میں ٹرسٹ کے تحت فری میڈیکل کیمپ کے ذریعہ متاثرین کو طبی امداد فراہم کی جارہی ہیں۔ میڈیکل کیمپ کے لئے ڈاکٹر محی الدین' ڈاکٹر مشتاق میمن' آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر ہارون اور دیگر ڈاکٹر حضرات پر مشتمل کئی ٹیمیں حسب ترتیب متاثرہ علاقوں میں مصروف عمل ہیں۔ میڈیکل کیمپ کے تحت اب تک ایک ہزار سے زائد افراد کو طبی امداد فراہم کی جاچکی ہے۔

اسی طرح ضلع ٹنڈو الہ یار کے متاثرہ علاقوں میں بھی امدادی کام جاری ہے۔ مولانا مفتی عبدالجبار نے ایک ملاقات کے موقع پر کہا کہ: حالات بہت ہی ناگفتہ بہ ہیں' ان حالات میں ہر مسلمان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق تعاون کرے اور دوسروں کو بھی ترغیب دے' ہم سب کو سچے دل سے توبہ کرنا چاہئے اور بڑی لجاجت سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرنا چاہئے۔ جو اعمال خوشحالی کے حصول اور مصائب و تکالیف سے نجات کا ذریعہ ہیں' اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کو ان پر کاربند رہنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

زیر سرپرستی:
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بہ فیضانِ نظر
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان
حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی:
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

ہفت روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

بتاریخ ۱۴ تا ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ بمطابق 11 تا 17 نومبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک تا جمعرات

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

بوقت: صبح ۸ بجے تا ۱۱:۳۰ تک

مناظر اسلام وکیل دین محمدی
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

شاہین ختم نبوت مناظر اسلام
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

وکیل ناموس رسالت
حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فاضل نوجوان استاذ الحدیث
حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی مدظلہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

استاذ الحدیث
حضرت مولانا محمد فیصل مدظلہ
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

وکیل ختم نبوت
جناب منظور احمد میو راجپوت مدظلہ
قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا توصیف احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر

حضرت مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی

عنوانات

☆ عقیدہ ختم نبوت، ☆ آیات واحادیث ختم نبوت کی تشریح، ☆ تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت، ☆ رفع ونزول مسیح علیہ السلام، ☆ عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان، ☆ اوصاف نبوت، ☆ فرضیت جہاد، ☆ تحاریک ہائے ختم نبوت، ☆ جھوٹے مدعیان نبوت کا تعارف، ☆ کذب مرزا قادیانی، ☆ ایمان کش فتنے اور ان کا سدِ باب

شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون:
021-32780337
021-32780340
0333-3553926

Regd SS-160

تعاون کی اپیل

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔

☆...... یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆...... تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

☆...... اندرون وبیرون ملک 50 دفاتر ومراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆...... لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہانہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆...... چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

☆...... ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔

☆...... ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆...... اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

☆...... افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486، 061-4583486

اکاؤنٹ نمبر: 3464 - UBL حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

021-32780337, 021-34234476, Fax: 021-32780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ